HAPPY

INDEPENDENCE DAY

14th AUGUST

تجدید کے ضروری اصطلاحات

وائی فائی کے سگنلز سے جذبات اور احساست کا اندازہ لگانے کا تجربہ

سمارٹ فون کو کمپیوٹر سے کنٹرول کریں

سمارٹ فون سے دوسرے سمارٹ فون پر ڈیٹا سینڈ کریں

کمپیوٹر سیکورٹی سافٹ ویئر

تین عجیب و غریب ویب سائٹس

دوران کام بہتر کی تلاش

Designing & Printing Sponcer

QURAN classes for adults and children in various languages

English

Arabic

Pashto

Farsi

Punjabi

Urdu

- Reading and mevorization with tajweed
- Highly qualified and trained male & female Quran teachers
- Live Quran classes on skype messanger for free

24/7 Classes

People who cannot afford other islamic school or academy fee,can join our academy without any hesitation

 +92 333 5182347

 muhammad.afzal339@yahoo.com

قرآن وسنت اور سائنسی علوم کی تعلیمات کا علمبردار

ماہنامہ علم وسائنس اسلام آباد

قیمت فی شمارہ: 30 سالانہ: 360

ای میل: Email: shumarah@ilmoscience.com

فیس بک ایڈریس: Face book: Ilm o Science

ٹویٹر ایڈریس: Twiter: Ilm o Science

ویب سائٹ: Web: www.ilmoscience.com

ای میل: Email: mudeer@ilmoscince.com

فون نمبر: Phone: 0333-5182347 , 0315-6791331 , 0303-3181987
0344-9450609 , 0333-5491331 , 0322-9873038

فہرست

اداریہ

ماہ رواں عیسوی اگست کا مہینہ ہے اس مہینے کی چودہ تاریخ کو دنیا کے نقشے پر ایک پیارا ملک ہمارا پاکستان وجود میں آیا جسے ہمارے بڑوں نے اسلام کے نام پر حاصل کیا۔اسی مناسبت سے ہر سال چودہ اگست کا دن سرکاری سطح پر قومی تہوار کے طور پر بڑے دھوم دھام سے منایا جاتا ہے پاکستانی عوام اس روز اپنا قومی پرچم فضاء میں بلند کرتے ہوئے اپنے قومی محسنوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

پاکستان کے رہنے والے سبھی لوگ یہ بات جانتے ہیں، کہ ہمارے محسنوں نے پاکستان کے حصول کے لیے بہت زیادہ قربانیاں دیں یعنی ہمیں یہ ملک جو ملا ہے تو اس کے پیچھے ہمارے بڑوں کی وہ قربانیاں ہیں جو انہوں نے جان اور مال کی صورت میں دی ہیں یہ ملک ہمیں کوئی یوں ہی پلیٹ میں رکھ کے نہیں ملا

اور ہمارے بڑوں نے اس ملک کی آزادی کے لیے اس لیے قربانیاں دیں۔تاکہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں اس ملک میں آزادی سے اللہ تعالی کے احکامات اور اس کے نبی ﷺ کے طریقوں کی بجا آوری کر سکیں اور اس ملک کے اندر اللہ تعالی کے قانون کا نفاذ کر سکیں

لیکن بدقسمتی سے آج مجھے افسوس کے ساتھ یہ چند سطور لکھنے پڑ رہے ہیں کہ ہم نے بڑوں کی قربانیوں کو فراموش کر دیا اور یہ ملک جس مقصد کے لیے حاصل کیا تھا وہ مقصد بھی پورا ہوتا نہیں نظر آ رہا ہے،ایک چھوٹے سے عہدے والے سے لیکر بڑے عہدے دار تک تقریبا ہر شخص اس ملک کی در و دیوار کو کھوکلا کرنے میں مصروف ہے

بحثیت پاکستانی شہری وہ کونسی خرابی ہے جس میں ہم مبتلاء نہیں، جھوٹ، بد دیانتی، خیانت، بدعہدی، دھوکہ اور فراڈ آج ہمارا خاصہ بن چکا ہے۔

ملک کے لیے سوچنا تو ہمارے ہاں کوئی معنی ہی نہیں رکھتا، سرکاری نوکری صرف اپنے فائدے کی سوچ کے ساتھ کی جاتی ہے بہت کم لوگ اسے ملک کے فائدے کے غرض سے کرتے ہیں

اپنے فائدے کو ملک عزیز کے فائدے پر ترجیح دینا

اپنے معمولی سے فائدے کے لیے ملک عزیز کے لاکھوں کا نقصان کرنا

ملک عزیز کی قانون کی دھجیاں اڑانا ہم اپنی بہادری سمجھتے ہیں

کیا اسے لیے ہمارے بڑوں نے یہ ملک حاصل کیا تھا؟

یہ سوال ہم اپنے گریبان میں جھانک کر خود سے ضرور کریں

اگر سوال کا جواب نفی میں ہے تو پھر اس ملک کا حصول جس مقصد کے لیے تھا اور وہ بتانے کی ضرورت بھی نہیں کیوں کہ سبھی جانتے ہیں

تو آئیں اور عہد کریں کہ ہم اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر بھی اس وطن عزیز کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھیں گے اور ہمیشہ اپنے رہنما قائداعظم محمد علی جناح کے قول ایمان، اتحاد اور تنظیم کی پاسداری کریں گے

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

حمد باری تعالیٰ

کس سے مانگیں کہاں جائیں کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

کون مقبول ہے کون مردود ہے بے خبر کیا خبر تجھ کو کیا کون ہے
جب تلیں گے عمل سب کے میزان پر تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر جس کے پلتے ہیں شاہ و گدا تجھ احد کے سوا دوسرا کون ہے

اولیا تیرے محتاج اے رب کل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تیری ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے

میرا مالک میری سن رہا ہے فغاں جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زبان
اب میری راہ میں کوئی حائل نہ ہو بر کیا بلا ہے صبا کون ہے

ہے خبر بھی وہی مبتداء بھی وہی ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے

اولیاء انبیاء اہل بیت نبی تابعین و صحابہ پہ جب آبنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے

اہل فکر و نظر جانتے ہیں تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر اس کو تو فضل باری سمجھ ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

کہاں میں اور کہاں یہ مدینے کی گلیاں
یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

محمد کی عظمت کو کیا پوچھتے ہو
کہ وہ صاحب قاب قوسین ٹھہرے

بشر کی سر عرش مہمان نوازی
وہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپا لے
جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے

اسے اور کیا نام دے گا زمانہ
وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

قیامت کا اک دن معین ہے لیکن
ہمارے لیے ہر نفس ہے قیامت
مدینے سے ہم جانثاروں کی دوری
قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

تم اقبال یہ نعت تو کہہ رہے ہو
مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کر رہے ہو
کہاں تم اور کہاں یہ مدح ممدوحِ یزداں
یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جہاں روضۂ پاک خیر الوریٰ ہے
وہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

القرآن

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ. فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ. و مَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ. وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَاتَّقُوۡنِ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ(البقرة:۱۹۷)

ترجمہ: حج کے چند معلوم مہینے ہیں، پھر جس نے لازم کرلیا اُن میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانے میں اور جو کچھ تم کرتے ہو نیکی اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اور زادراہ لے لیا کرو کہ بے شک بہتر فائدہ زادِراہ کا بچنا ہے سوال سے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والوں۔

حج کے چند معلوم مہینے ہیں۔ شوال کے آغاز سے لیکر دس ذی الحجہ کی تک ان کا نام اشہر حج ہے اس لیے کہ احرام حج ان کے اندر ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے کوئی احرام حج باندھے گا تو وہ ناجائز یا مکروہ ہوگا۔ ایام جاہلیت میں اہل عرب نے سال کے مہینوں میں تغیر کردیا تھا جس کی صورت یہ تھی کہ وہ ایک سال کو بارہ مہینے کا رکھتے تو ایک سال کو تیرہ مہینوں کا، اس طرح وہ حج کی ادائیگی کو ہر دو برس بعد ایک مہینہ مؤخر کردیتے تھے، مثلاً ایک سال وہ کسی مہینہ میں حج کرتے پھر دوسرے سال کو تیرہ مہینے کا قرار دے کر اس مہینہ میں حج کرتے جو پہلے سال کے ماہ حج کے بعد آتا۔

اس صورت میں نہ صرف یہ کہ حج کا مہینہ بدلتا رہتا تھا بلکہ جو مہینے اشہر حرام ہوتے ان کو تو وہ اشہر حلال قرار دے لیتے اور جو مہینے اشہر حلال ہوتے ان کو اشہر حرام بنا لیتے تھے، چنانچہ اللہ تعالی نے ان کے اس احمقانہ طرز عمل کے بارہ میں یہ حکم فرمایا:

انما النسیء زیادة فی الکفر

ترجمہ: اور ان کی طرف سے مہینوں میں یہ تبدیلی ان کے کفر میں زیادتی ہے۔

حج لازم کیا یعنی احرام حج کا باندھنا اس طرح پر کہ دل سے نیت کی اور زبان سے تلبیہ پڑھا۔

اور زادراہ لے لیا کرو۔ ایک غلط دستور کفر میں یہ بھی تھا کہ بغیر زادراہ خالی ہاتھ حج کو جانا ثواب سمجھتے اور اس کو توکل کہتے اور وہاں جا کر ہر ایک سے مانگتے پھرتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جن کو مقدور ہو وہ خرچ ہمراہ لے کر جائیں تاکہ سوال سے بچیں اور لوگوں کو حیران نہ کریں۔

تجوید کے ضروری اصطلاحات

حفظ: حفظ کا لغوی معنی ہے ’’زبانی یاد کرنا‘‘ ہے اور اصطلاحی معنی ہے کلام اللہ یعنی قرآن پاک کو زبانی یاد کرنا

حافظ: اسم فاعل کا صیغہ ہے معنی ہے حفظ کرنے والا، اصطلاح عام میں اس کو کہا جاتا ہے جس نے قرآن پاک زبانی یاد کیا ہو

قرات: قرات کا لغوی معنی ’’پڑھنا‘‘ ہے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ کلام اللہ کو قراء سبعہ میں سے کسی ایک کی روایت کے مطابق پڑھنا

قاری: اسم فاعل کا صیغہ ہے اصطلاح عام میں اس کو کہا جاتا ہے جس نے تجوید کی ہو یعنی تجوید کے علم سے واقف ہو

نوٹ: حافظ کے لیے ضروری ہے کہ اس نے پورا قرآن پاک یاد کیا ہو لیکن قاری کے لیے ضروری نہیں کہ اس نے پورا قرآن پاک یاد کیا ہو۔ اگر قاری کو دس سورتیں بھی یاد ہو تو اسے قاری کہا جائے گا بشرطیکہ اس کو تجوید کا علم ہو اگر اس کے پاس تجوید کا علم نہیں ہے تو پھر اسے قاری نہیں کہا جائے گا

قراء حضرات:

قراء سبعہ: ان قراء کو کہا جاتا ہے جن سے قرآن کریم کی قرات کے سلسلہ میں متعدد روایتیں وارد ہوئی ہیں، ان روایتوں میں بعض جگہوں پر کلمات، اعراب وغیرہ کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

قراء سبعہ کے نام یہ ہیں

(۱) امام عبداللہ بن عامر شامی
(۲) امام ابن کثیر مکی
(۳) امام عاصم کوفی
(۴) امام ابوعمرو بصری
(۵) امام حمزہ کوفی
(۶) امام نافع مدنی
(۷) امام ابوالحسن کسائی کوفی

قاری: تجویدی اصطلاح میں قراء سبعہ متواترہ کے سات اماموں میں سے ہر ایک امام کو ’’قاری‘‘ کہا جاتا ہے

راوی: ہر امام کے مشہور کو ’’راوی‘‘ کہا جاتا ہے

طریق: راوئین سے نچلے طبقے کو طریق کہا جاتا ہے

ان کے علاوہ بھی کچھ قراء حضرات ہیں جن پر آگے تفصیلی بحث ہوگی

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انہٗ قال : الحاج والعُمَّار وفُدُ اللّٰہِ اِن دَعوُہ اَجابَھُمُ وَاِن استغفروہ غفرلھم.

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔اگر وہ اللہ سے دعا مانگتے ہیں،تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے،اور اگر اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان کی مغفرت فرماتا ہے۔

لغت میں حج کا معنی ہے کسی باعظمت چیز کا قصد کرنا اور شریعت کی اصطلاح میں ایک مقررہ وقت میں مخصوص ارکان کی ادائیگی کے ساتھ متعین جگہوں کی زیارت کرنے کو حج کہا جاتا ہے جو کہ اسلام کے بنیادی ستونوں میں سے ایک عظیم ستون ہے۔نماز، روزہ اور زکوۃ کی طرح حج کی فرضیت بھی قرآن پاک سے ثابت ہے۔

حج زندگی میں ایک بار فرض ہے، اس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والا فاسق اور گنہگار ہے، اس سے بڑی محرومی کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی اور بےتعلقی کا اعلان فرمائے، حج پر جانے کی وسعت نہ ہوتب بھی بیت اللہ کو دیکھنے اور روضۂ رسول پر حاضری کی تمنا اور ارکان حج میں مضمر ابراہیمی جذبات سے اپنے سینے کو منور رکھنا ایک مسلمان کا شیوہ ہونا چاہیئے۔

حج بلا عذر تاخیر اور ٹال مٹول نہایت ہی نامناسب ہے، صاحبِ استطاعت شخص جلد از جلد پورے شعور کے ساتھ حج ادا کرے، زندگی میں انقلاب لا کر ان حقیقتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرے، جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر حج فرض کیا ہے۔

منیٰ، مزدلفہ اور عرفات تمام مقامات پر خوب گڑگڑا کر اپنے رب سے دعا مانگے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم عرفہ تمام دنوں سے بہتر ہے، اس دن اللہ تعالیٰ خصوصی توجہ فرما کر فرشتوں کے سامنے حج پر آنے والے اپنے بندوں کی عاجزی اور انکساری پر فخر فرماتا ہے، کثرت سے لوگوں کی بخشش ہوتی ہے اور ان کو جہنم سے آزادی کا پروانہ جاری ہوتا ہے۔

اس مبارک سفر میں نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری دے کر دوہری سعادت حاصل ہوتی ہے، جو روزِ قیامت آپ ﷺ کے قرب اور شفاعت کا ذریعہ بنے گی۔انشاءاللہ۔

حدیث مبارکہ کی تشریح: میزبان اپنے مہمان کی ہر جائز خواہش کا احترام کرتا ہے، حج وعمرہ پر جانے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کے مہمان ٹھہرائے گئے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی جو بھی حاجتیں پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی لاج رکھ کر انہیں پوری فرمائے گا، خصوصًا گناہوں کی معافی کے لیے جب اللہ کے گھر میں آئے ہوئے مہمانوں کے ہاتھ اٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں محروم اور خالی نہیں لوٹائے گا۔ بلکہ ان کو اپنے کرم سے نواز کر بخشش کا اعلان فرمائے گا۔

تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارے کا مسئلہ

تشہد میں انگلی کے اشارے کا ثبوت:

قعدے میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا عند العلماء سنت ہے اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔البتہ فقہاء کے نزدیک اشارے کی مختلف صورتیں مذکور ہیں (۱) اور سب کی سب جائز ہیں اور ان تمام صورتوں کے بارے میں احادیث وارد ہیں (۲)

قَالَ الطِّيِّبِيُّ: وَلِلْفُقَهَاءِ فِي كَيفيةِ عَقْدِها وُجُوهٌ

قَالَ الرَّافِعِيُّ الْأَخْبَارُ وَرَدَتْ بهاجميعا

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهّد)

احناف کے نزدیک بہتر صورت یہ ہے کہ جب کلمہ شہادت پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی چھوٹی اور ساتھ والی انگلی بند کر لیں، بیچ والی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالیں، شہادت کی انگلی کو کھلا رکھیں، لا الہ پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور الا اللہ پر گرادیں۔ کیوں کہ (انگلی) اٹھانا نفی کے مناسب ہے اور (انگلی) رکھنا اثبات کے (مناسب ہے) اور تاکہ حقیقتاً قول اور فعل مطابق ہو جائیں

وَعِنْدَنَا يَرْفَعُهَا عِنْدَ لَا إِلَهَ، وَيَضَعُهَا عِنْدَ إِلَّا اللَّهُ لِمُنَاسَبَةِ الرَّفْعِ لِلنَّفْيِ وَمُلَائَمَةِ الْوَضْعِ لِلْإِثْبَاتِ وَمُطَابَقَةً بَيْنَ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ حَقِيقَةً

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهُّدِ)

ان يحلق من يده اليمنى عندالشهادةالابهام والوسطى ويقبض البنصروالحنصر ويشيربالمسبحة ،او يقعدثلاثةوخمسين بان يقبض الوسطى والبنصروالحنصر ،ويضع راس ابهامه على حرف مفصل الوسطى الاوسط ويرفع الاصبع عندالنفى ويضعهاعندالاثبات

(الدرالمختار و حاشية ابن عابدين(ردالمحتار ،كتاب الصلوة باب صفة الصلوة)

اور یہی موقف دیگر بے شمار محدثین وفقہاء وعلماء مثلاً امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام نووی اور امام بیہقی رحمہم اللہ کا بھی ہے کہ تشہد میں صرف انگلی سے اشارہ کرنا ہے، اس کو مسلسل حرکت دینا نہیں ہے۔

اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا

چنانچہ حدیث میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب اللہ کو پکارتے تو انگلی مبارک سے اشارہ کرتے اور انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

عَن عَبدِ اللَّهِ بنِ الزُّبَيرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا

(سنن أبی داود كِتَابُ الصَّلَاةِ باب تفريع أبواب الركوع والسجود بَابُ الإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ)

وايضا

(السنن الكبرى للبيهقی كِتَابُ الصَّلَاةِ جُمَّاعُ أَبوَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ بَابُ كَيفِيَّةِ الإِشَارَةِ بِالمُسَبِّحَةِ)

وايضا

مصنف عبد الرزاق الصنعانی كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ رَفعِ اليَدَينِ فِي الدُّعَاءِ

وايضا

السنن الكبرى للبيهقی كِتَابُ الصَّلَاةِ جُمَّاعُ أَبوَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ بَابُ مَا رُوِيَ فِي تَحلِيقِ الوُسطَى بِالإِبهَامِ

وايضا

(مستخرج أبی عوانة ط الجامعة الإسلامية كتاب الصلاة ابتداء أبواب الصلوات وما فيها باب بيان التَّحامُلِ بيده اليُسرى على فَخِذِه اليُسرى فی التشهد وأخذِ الرُّكبَةِ اليُسرى باليد ليسرى يُلقِمُها وَوَضعِ يَدِه اليُمنى على فخذه اليُمنى واليسرى على رُكبَتِه اليسرى)

صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مشہور شرح لکھنے والے ریاض الصالحین کے مصنف اور مشہور ومعروف محدث حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ

اس حدیث کو ابوداود رحمت اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد بِإِسنَادٍ صَحِيحٍ

(المجموع شرح المهذب كِتَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسَائِلَ تَتَعَلَّقُ بالاشارة بالمسبحة)

امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے

کہ ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے۔

(خلاصة البدر المنير كتاب الصلوة باب كيفة الصلاة)

کیفیت اشارہ

کیفیت اشارہ کے بارے میں حدیث میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور دائیں ہاتھ سے (۵۳) کے عدد کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے

عَنِ ابنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ اليُسرَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُسرَى وَوَضَعَ يَدَهُ اليُمنَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُمنى وَعَقَدَ ثَلاثَةً وَخَمسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

(صحيح مسلم كِتَابُ الصَّلَاةِ كِتَابُ المَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلاةِبَابُ صِفَةِ الجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيفِيَّةِ وَضعِ اليَدَينِ عَلَى الفَخذَينِ)

اسی طرح ایک اور مقام پر مروی ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ حضورﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے قریب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے دعا کرتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا دیتے

عَنِ ابنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيهِ عَلَى رُكبَتَيهِ وَرَفَعَ إِصبَعَهُ اليُمنَى الَّتِي تَلِي الإِبهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ اليُسرَى عَلَى رُكبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيهَا

(صحيح مسلم كِتَابُ الصَّلَاةِ كِتَابُ المَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلاةِبَابُ صِفَةِ الجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيفِيَّةِ وَضعِ اليَدَينِ عَلَى الفَخذَينِ)

ایک اور جگہ مروی ہے کہ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: جب حضورﷺ نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں اپنے ران اور پنڈلی کے درمیان رکھتے اور سیدھے پاؤں کو بچھاتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے۔

عَبدِ اللهِ بنِ الزُّبَيرِ عَن أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ اليُسرَى بَينَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ وَفَرَشَ قَدَمَهُ اليُمنَى وَوَضَعَ يَدَهُ اليُسرَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُسرَى وَوَضَعَ يَدَهُ اليُمنَى عَلَى فَخِذِهِ اليُمنَى وَأَشَارَ بِإِصبَعِهِ

(صحيح مسلم كِتَابُ الصَّلَاةِ كِتَابُ المَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلاةِبَابُ صِفَةِ الجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيفِيَّةِ وَضعِ اليَدَينِ عَلَى الفَخذَينِ)

ایک اور روایت میں ہے کہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضورﷺ کو دیکھا کہ حضورﷺ نے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنایا اور اس انگلی کو اٹھایا جو ان دونوں سے ملی ہوئی تھی (یعنی انگشتِ شہادت سے) اشارہ کرتے تھے

عَن عَاصِمِ بن كُلَيب عَن أَبِيه عَن وَائِل بن حجر قَالَ رَأَيت النَّبِي صلى الله عَلَيهِ وَسلم قد حلق بالإِبهام وَالوُسطَى وَرفع الَّتِي تليهما يَدعُو بهَا فِي التَّشَهُّد

(مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه كتاب إِقَامَة الصَّلَاة وَالسّنَن فِيهَا بَاب الإِشَارَة فِی التَّشَهُّد)

اس کی حدیث کی صحت کے متعلق صاحب مصباح الزجاجہ نے فرمایا کہ

اس کی اسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہے

هَذَا إِسنَاد صَحِيح رِجَاله ثِقَات

(مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه كتاب إِقَامَة الصَّلَاة وَالسّنَن فِيهَا بَاب الإِشَارَة فِی التَّشَهُّد)

ایک اور روایت میں ہے کہ

حضور ﷺ نے چھوٹی انگلی اور اُس کی برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشتِ شہادت سے اشارہ فرمایا

ثُمَّ عَقَدَ الخِنصَرَ وَالبِنصَرَ ثُمَّ حَلَّقَ الوُسطَى بِالإِبهَامِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ

(السنن الكبرى للبيهقى كِتَابُ الصَّلَاةِ جُمَّاعُ أَبوَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ اَبُ مَا رُوِىَ فِی تَحلِيقِ الوُسطَى بِالإِبهَامِ)

ایک اور جگہ مروی ہے کہ

حضرت عباس بن سہل الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور حضور ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا، تو ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی نماز کو تم سب سےزیادہ جانتا ہوں، بیشک رسول اللہ ﷺ بیٹھے یعنی تشہد کے لیے اور انہوں نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور دائیں پاؤں کا اگلا حصہ قبلہ رخ فرمایا اور اپنی داہنی ہتھیلی داہنے گھٹنے پر رکھی اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر، اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا یعنی شھادت والی انگلی سے اشارہ کیا

حَدَّثَنَا بُندَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيحُ بنُ سُلَيمَانَ المَدَنِیُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بنُ سَهلٍ السَّاعِدِیُّ قَالَ: اجتَمَعَ أَبُو حُمَيدٍ وَأَبُو أُسَيدٍ وَسَهلُ بنُ سَعدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ مَسلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيدٍ: أَنَا أَعلَمُكُم بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعنِی لِلتَّشَهُّدِ فَافتَرَشَ رِجلَهُ اليُسرَى وَأَقبَلَ بِصَدرِ اليُمنَى عَلَى قِبلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ اليُمنَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُمنَى وَكَفَّهُ اليُسرَى عَلَى رُكبَتِهِ اليُسرَى وَأَشَارَ بِأُصبُعِهِ يَعنِی السَّبَّابَةَ.

سنن الترمذى ت بشار أَبوَابُ الصَّلَاةِ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَابٌ كَيفَ الجُلُوسُ فِی التَّشَهُّدِ

اس حدیث کی صحت کے متعلق امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

یہ حدیث حسن ہے

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(سنن الترمذی ت بشار أَبوَابُ الصَّلاَةِ عَن رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بَابٌ کَیفَ الجُلُوسُ فِی التَّشَهُّدِ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت سے استدلال اور اس کے جواب

اس حدیث سے مسلسل حرکت پر استدلال کئی وجوہ سے درست نہیں

اولا:

اس طرح کہ اس حدیث کا یہ مفہوم لینے کی صورت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ والی اس حدیث سے تعارض بھی ہو رہا ہے جس میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضور ﷺ انگلی سے اشارہ تو کرتے تھے مگر اسے مسلسل حرکت نہیں دیتے تھے

ثانیا:

اس طرح کہ اس حدیث میں اور نہ کسی دوسری حدیث میں یہ مذکور ہے کہ حرکت کی کیا شکل ہو، آہستہ یا تیز اور کب تک یہ حرکت ہو

ثالثا:

اس طرح کہ یہ حدیث حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے گیارہ راویوں نے روایت کی ہے، حضرت زائدہ بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام راویوں نے یہ حدیث لفظ (یحرکہا) کے بغیر روایت کی ہے، جو اس لفظ (یحرکہا) کے شاذ ہونے کی واضح دلیل ہے اور حدیث کے متفق علیہ اصول کی بنیاد پر حدیث میں یہ لفظ شاذ کہلائے گا، لہٰذا اس حدیث کو دلیل کو طور پر پیش کرنا صحیح نہیں ہے، جیسا کہ حدیث کے مشہور ومعروف امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب صحیح ابن خزیمہ میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کے شاذ ہونے کی طرف یوں اشارہ کیا ہے

احادیث میں سوائے اس حدیث کے کسی بھی حدیث میں یحرکہا کا لفظ نہیں ہے

لیسَ فِی شَیءٍ مِنَ الأَخبَارِ یُحَرِّکُهَا إِلَّا فِی هَذَا الخَبَرِ زَائِدٌ ذِکرُهُ

(صحیح ابن خزیمة کِتَابُ الصَّلَاةِ المُختَصَرُ مِنَ المُختَصَرِ مِنَ المُسنَدِ الصَّحِیحِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَلَی الشَّرطِ الَّذِی اشتَرَطنَا فِی کِتَابِ الطَّهَارَةِ بَابُ صِفَةِ وَضعِ الیَدَینِ عَلَی الرُّکبَتَینِ فِی التَّشَهُّدِ وَتَحرِیکِ السَّبَّابَةِ عِندَ الإِشَارَةِ بها)

رابعا:

اس طرح کہ صحیح مسلم میں اس موضوع سے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں مگر ایک حدیث میں بھی لفظ حرکت وارد نہیں ہوا ہے،

صحیح مسلم کی تمام ہی احادیث میں صرف اشارہ کا لفظ وارد ہونا اس بات کی واضح علامت ہے کہ اصل مطلوب صرف اشارہ ہے۔

خامسا:

اس طرح کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ والی روایت سے عدم حرکت صراحت کے ساتھ ثابت ہے جب کہ وائل بن حجر والی روایت سے حرکت سے مراد اشارہ کا بھی احتمال ہے جس پر میں بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کر چکا ہوں ان کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے ترک کر رہا ہوں جب کہ اگر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ والی روایت پر عمل کرتے ہیں تو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت پر بھی عمل ہو جاتا ہے وہ اس طرح کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت میں حرکت سے مراد اشارہ لیا جائے اور یہی تطبیق مشہور و معروف محدث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث کی مشہور کتاب سنن کبری بیہقی میں کی ہے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد حرکت سے مراد اشارہ ہے نہ کہ اس کو بار بار حرکت دینا کیونکہ اشارہ بغیر حرکت کے ہوتا ہی نہیں، اس طرح حضرت وائل حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق ہو جائی گی۔

فَيُحتَمَلُ أَن يَكُونَ المُرَادُ بِالتَّحرِيكِ الإِشَارَةَ بِهَا لَا تَكرِيرَ تَحرِيكِهَا فَيَكُونَ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ ابنِ الزُّبَيرِ (السنن الكبرى للبيهقى كِتَابُ الصَّلَاةِ جُمَّاعُ أَبوَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ بَابُ مَن رَوَى أَنَّهُ أَشَارَ بِهَا وَلَم يُحَرِّكهَا)

اور یہی موقف ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

کہ یہاں حرکت دینے سے مراد محض انگلی کا اٹھانا ہے اور اٹھانا بغیر حرکت کے ہوتا ہی نہیں

وَيُمكِنُ أَن يَكُونَ مَعنَى يُحَرِّكُهَا يَرفَعُهَا إِذ لَا يُمكِنُ رَفعُهَا بِدُونِ تَحرِيكِهَا

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهُّدِ)

اشارہ ایک انگلی سے کرنا

سنن ابی داود اور نسائی میں ہے کہ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں اپنی دو انگلیوں (کے اشارے) کیساتھ دعا کر رہا تھا، تو آپﷺ نے فرمایا ایک، ایک اور آپ نے اپنی شہادت والی انگلی کا اشارہ فرمایا

عَن سَعدِ بنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدعُو بِأُصبُعَيَّ فَقَالَ أَحِّد أَحِّد وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

(سنن أبى داود تاب السلو بَابُ تَفرِيعِ أَبوَابِ الوِترِبَابُ الدُّعَاءِ)

اب آتے ہیں معترضین کے ان اعتراضات کی طرف جو وہ اس بابت کرتے ہیں

اعتراض نمبر ایک:

ابن زبیر رضی اللہ عنہ والی روایت کے راوی محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہے

جواب:

یہ بات درست ہے کہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی (محمد بن عجلان) کو ضعیف کہا ہے

(تمام المنة فى التعليق على فقه السنةومن صفة الجلوس للتشهد)

لیکن انصاف نہیں کیوں کہ محمد عجلان رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر علماء جارحین رحمہم اللہ نے ثقہ کہا ہے چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ

انہوں نے فرمایا کہ ہم محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے

ابنَ عُيَينَةَ يَقُولُ: مُحَمَّدُ بنُ عَجلاَنَ كَانَ ثِقَةً مَأمُونًا فِي الحَدِيثِ

(سنن الترمذى ت بشار أَبوَابُ الإِيمَانِ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بَابُ مَا جَاءَ فِيمَن يَمُوتُ وَهُوَ يَشهَدُ أَن لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات میں سے شمار کیا ہے

نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ کہا ہے

یحی بن معین رحمۃ اللہ علیہ ثقہ کہا ہے

یعقوب بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات میں سے شمار کیا ہے

ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ثقات میں سے شمار کیا ہے

بخاری شریف کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے امام المحدثین علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کو (احد العلماء العاملین) کہہ کر ثقہ قرار دیا ہے۔

(تهذيب التهذيب المجلد التاسع حرف المم من اسم محمد محمد مع العن ف الآباء محمد بن عجلان المدنى القرشى)

(تهذيب الكمال فى أسماء الرجال باب المم من اسم محمد مُحَمَّد بن عجلان القرشى)

امام یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ مجھے محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ محبوب ہیں اور محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ مجھے محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ

علیہ سے زیادہ محبوب ہیں

مُحَمد بن عَجلاَن أَحبُّ إِلیَ مِن مُحَمد بن عَمرو ومُحَمد بن عَمرو أَحبُّ الیَ مِن مُحَمد بن اسحَاق

(تاریخ ابن معین روایة الدوری)

اعتراض نمبر دو:

محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ مدلس ہے

جواب:

محمد عجلان رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاط کا شکار ہوا ترمذی کتاب العلل میں ہے کہ علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہیں کہ محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سعید المقبری کی بعض احادیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور بعض بواسطہ رجل عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ،سعید کی روایات مجھ پر مختلط ہوگئیں،تو ہم نے سب کو سعید رحمۃ اللہ علیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کردیا

اان روایات کی وجہ سے اگر چہ بعض حضرات نے محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ پر کلام کیا ہے اور اان کے اختلاط کا قول نقل کیا ہے لیکن ہماری پیش کردہ روایت بطریق سعید مقبری نہیں بلکہ بطریق عن عامر بن عبداللہ عن عبداللہ بن زبیر ہے لہذا یہ اعتراض بھی باطل ہے

اعتراض نمبر تین

لا الہ پر شہادت کی انگلی کے اٹھانے اور الا اللہ پر گرانے کا واضح ثبوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ملتا ہے

جواب:

پہلی بات تو یہ ہے کہ احادیث میں وارد اشارہ کا لفظ خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں صرف اشارہ کرنا مراد ہے نہ کہ حرکت اور اشارہ الا اللہ پر خود ہی ختم ہو جائے گا۔ کیوں کہ صحیح مسلم میں متعدد جگہوں پر اس مسئلہ کے متعلق متعدد احادیث میں صرف اشارہ کا لفظ وارد ہوا ہے، ایک جگہ پر بھی حرکت یا مسلسل حرکت کا لفظ وارد نہیں ہوا ہے اس پر ماقبل میں بحث ہو چکی ہے

دوسری بات یہ ہے کہ انگلی اٹھانے کا سلسلہ نماز کے اختتام تک جاری رکھنے یا نماز کے اختتام تک حرکت جاری رکھنے کا کوئی ثبوت حضور ﷺ کی تعلیمات میں موجود نہیں ہے۔

اشارہ کی حقیقت:

حضور ﷺ کا یہ اشارہ دراصل توحید کا اشارہ تھا اور توحید تشہد کا نام ہے کیونکہ اس میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی گواہی

دینا ہےاورتوحید میں ایک تو غیراللہ سے الوہیت کی نفی ہے اور دوسرے اللہ کی الوہیت کا اقرار اور اثبات ہے تو اشارہ بھی نفی اور اثبات ہونا چاہئے ،اس لیے عندالاحناف حکم یہی ہے کہ
نفی کے لئے انگلی اٹھانا اور اثبات کے لئے انگلی کا رکھنا ہے
يَرفَعُهَا عِندَ النَّفيِ وَيَضَعُهَا عِندَ الإِثبَاتِ
(الدر المختار وحاشية ابن عابدين رد المحتارتاب الصلوة باب صفة الصلوة)
اورحدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ
حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ جب نماز کے اخیر میں یعنی قعدہ میں بیٹھتے تو اپنی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے تھے ۔مشرکین کہتے تھے کہ (نعوذ باللہ) آپﷺ اس اشارہ سے جادو کرتے ہیں، حالانکہ مشرکین جھوٹ بولتے تھے، بلکہ حضورﷺ اس اشارہ سے توحید کا اشارہ کرتے تھے، یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اشارہ کرتے تھے
وَعَن خُفَافِ بنِ إِيمَاءَ بنِ رَحضَةَ الغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ يُشِيرُ بِإِصبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَكَانَ المُشرِكُونَ يَقُولُونَ: يَسحَرُ بِهَا وَكَذَبُوا وَلَكِنَّهُ التَّوحِيدُ
(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهُّدِ وَالجُلُوسِ وَالإِشَارَةِ بِالإِصبَعِ فِيهِ)
محدث علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں
اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔
رَوَاهُ أَحمَدُ مُطَوَّلًا وَقَد تَقَدَّمَ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الكَبِيرِ كَمَا تَرَاهُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهُّدِ وَالجُلُوسِ وَالإِشَارَةِ بِالإِصبَعِ فِيهِ

اشارہ کرتے وقت انگلی کا رخ:

اشارہ کرتے وقت انگلی کا رخ قبلے کی طرف کرنا چاہے حدیث میں ہے کہ
حضورﷺ اپنی شہادت کی انگلی کو قبلہ رخ کیا کرتے تھے
وَأَشَارَ بِأُصبُعِهِ الَّتِي تَلِي الإِبهَامَ فِي القِبلَةِ
(السنن الكبرى للبيهقي كِتَابُ الصَّلَاةِ جُمَّاعُ أَبوَابِ صِفَةِ الصَّلَاةِ بَابُ الإِشَارَةِ بِالمُسَبِّحَةِ إِلَى القِبلَةِ)
اشارہ کرتے وقت نظر کہاں رکھے
صحیح ابن حبان میں ہے کہ
حضورﷺ جب تشہد میں بیٹھتے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ران پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور اپنے سبابہ انگلی سے اشارہ فرماتے، اپنی نگاہ کو اپنے اشارہ سے تجاوز نہیں فرماتے۔

عَن عَامِرِ بنِ عَبدِ اللَّهِ بنِ الزُّبَيرِ عَن أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ اليُسرَى عَلَى فَخِذِهِ اليُسرَى وَوَضَعَ يَدَهُ اليُمنَى عَلَى فَخِذِهِ اليُمنَى وَأَشَارَ بِأُصبُعِهِ السَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ

صحيح ابن حبان مخرجا تاب السلو باب صف الصلو ذِكرُ وَصفِ مَا يَجعَلُ المَرءُ أَصَابِعَهُ عِندَ الإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ

سنن ابوداؤد میں ہے کہ

حضورﷺ کی نظر اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی

لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ

(سنن أبی داود كِتَابُ الصَّلَاةِ باب تفريع أبواب الركوع والسجود بَابُ الإِشَارَةِ فِي التَّشَهُّدِ)

اشارہ کی فضیلت

مجمع الزوائد میں ہے کہ

حضورﷺ نے فرمایا: یہ (انگلی سے اشارہ کرنا) شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے

لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيطَانِ مِنَ الحَدِيدِ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهُّدِ وَالجُلُوسِ وَالإِشَارَةِ بِالإِصبَعِ فِيهِ)

اس حدیث میں ایک راوی کثیر بن زید رحمۃ اللہ علیہ پر بعض حضرات نے کلام کیا ہے لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقہ کہا ہے

وَثَّقَهُ ابنُ حِبَّانَ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد كِتَابُ الصَّلَاةِ بَابُ التَّشَهُّدِ وَالجُلُوسِ وَالإِشَارَةِ بِالإِصبَعِ فِيهِ)

یحیی بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے کہ کثیر بن زید ثقہ ہیں

حدثنا علان حدثنا ابن أبی مریم سمعت یحیی بن معین قال: كثير بن زيد ثقة

(مجلة مجمع الفقه الإسلامی كثير بن زيد مولى الأسلميين)

آپ کے مسائل اور ان کا حل

سوال: قربانی کی حقیقت اور اس کا نصاب کیا ہے نیز قربانی میں کرنے اور نہ کرنے والی ضروری باتوں کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت درکار ہے؟

فیصل خان، لاہور

جواب: قربانی ہمارے عظیم نبی ﷺ اور ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے۔قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی قربانی کرنے والے کے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلہ میں قربانی کرنے والے کو ایک نیکی ملتی ہے۔ترغیب الترہیب، ابن ماجہ

☆جس آدمی کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولیہ چاندی یا اس کی قیمت کا سامان اس کی ضرورت سے زائد ہو تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔اگر گھر میں کئی افراد ہیں اور سب بالغ اور صاحب نصاب ہیں تو سب پر قربانی کرنا واجب ہے۔ایک قربانی سب کے لیے کافی نہیں ہوگی۔کوئی شخص مقروض ہے تو قرض منہا کرنے کے بعد اگر اس کے پاس نصاب کی مقدار مال بچتا ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، دنبی کی قربانی جائز ہے۔

گائے، بیل، بھینس، بھینسا کی عمر دو سال ہونا ضروری ہے۔اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال ہونا ضروری ہے اور ان میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔جبکہ بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، دنبی کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے اور یہ صرف ایک آدمی کی طرف سے جائز ہیں۔

☆خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی اور کام ہو جائے تو قربانی کرنا واجب ہے۔اس کے گوشت سے خود نہیں کھا سکتا، سارا گوشت فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دے۔قربانی کا وقت دس ذوالحجہ کی صبح طلوع صادق سے لے کر بارہ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔قربانی کی کھال کو اپنے استعمال میں لانا درست ہے، اپنے رشتہ داروں یا عزیز واقارب کو ہدیہ دینا درست ہے۔البتہ قربانی کی کھال کی قیمت کا مساکین اور مستحق زکوۃ لوگوں پر صدقہ کرنا واجب ہے۔مدارس دینیہ کو کھال دینے کا دوہرا اجر ہے۔(۱) کھال صدقہ کرنے کا، (۲) احیاء دین کا

مکروہات: کند چھری سے ذبح کرنا۔جانور پر بے جا سختی کرنا۔بھوکا یا پیاسا ذبح کرنا۔لٹانے کے بعد تاخیر سے ذبح کرنا۔قبلہ رخ نہ کرنا۔ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا۔جانور کو ذبح خانہ تک گھسیٹ کر لے جانا۔ذبح کرنے والے کا بلاوجہ قبلہ رخ نہ ہونا۔جانور کا سر کاٹ کر الگ کر دینا۔جانور کو ختم ہونے سے پہلے اس کا سر الگ کرنا یا کھال اتارنا۔

حج کا طریقہ

حج حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کعبہ تعمیر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ، ان کی آواز کو اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح تک پہنچا دیا، جس خوش قسمت روح نے جتنی مرتبہ لبیک کہی وہ صاحب روح اتنی دفعہ ضرور حج کرے گا۔ حج اور نبی علیہ السلام والا دعوت وتبلیغ والا کام قابلیت، اہلیت، فرصت اور پیسے سے نہیں بلکہ قبولیت سے ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر اپنے آپ کو قبول کروائیں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔

☆......حج کی تین اقسام ہیں، ۱۔افراد (یہ صرف حدود حرم کے رہنے والوں کے لئے ہے، جس میں عمرہ نہیں ہے)

۲۔قرآن: اس میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے سر منڈائے اور احرام کھولے بغیر حج ادا کر کے سر منڈایا اور احرام کھولا جاتا ہے۔

۳۔تمتع: اس میں پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور عمرہ مکمل ہونے پر احرام کھول دیا جاتا ہے اور ایام حج کے شروع میں دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے۔

☆......حج کے تین فرض ہیں:

۱۔احرام باندھنا، نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔ ۲۔نو ذی الحجہ کو عرفات میں زوال سے لیکر غروف آفتاب تک ٹھہرنا۔ ۳۔طواف زیارت

☆......حج کے چھ واجبات ہیں۔

۱۔وقوف مزدلفہ۔ ۲۔رمی جمرات (شیطانوں کو کنکریاں مارنا) ۳۔دم شکر یعنی حج کی قربانی۔

۴۔حلق یا قصر ۵۔صفا مروہ کی سعی۔ ۶۔طواف وداع

طریقہ حج:۔ آٹھ ذی الحجہ کی صبح کو اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھ کر دو نفل پڑھ کر سر ننگا کر کے دعا مانگے اور حج کی نیت کرے۔ (یا اللہ تیری رضا کے لئے حج کی نیت کرتا ہوں، تو اسے قبول فرما اور آسان فرما اور اس میں میری مدد فرما) اس کے بعد تین مرتبہ مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھیں۔☆ حج کا تلبیہ حج کی نیت کرنے سے لیکر دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کے پاس رمی کے لئے پہنچنے تک پڑھنا ہوگا۔ اس کے بعد منیٰ چلے جائیں۔ منیٰ میں نمازیں، دعائیں اور ذکر کرنا ہوگا، اور لوگوں کو دعوت دینا، یعنی دین کی طرف راغب کرنا بھی نبی ﷺ کی سنت ہے۔ نویں ذی الحجہ کی صبح کو میدانِ عرفات میں پہنچنا اور غروب تک وہیں قیام کرنا۔ ظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر ادا کرنی ہوگی ذکر اذکار اور دعاؤں کا اہتمام۔ سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے نکلنا اور مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں ایک آذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنا ہوگی۔ مزدلفہ کی رات لیلۃ القدر سے قیمتی ہے اسے نوافل اور دعاؤں میں گزارا جائے، آرام بھی ضروری ہے۔ مزدلفہ سے تقریباً اسی (80) کنکریاں لے لی جائیں۔ دس ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد

مزدلفہ میں ٹھہرنا اور ذکر کرنا۔☆اس کے بعد بہتر ہے ہجوم کم ہونے پر بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے لئے روانہ ہوا جائے۔ یہ کنکریاں زوال سے پہلے مارنا افضل ہے، لیکن عورتیں اور معذور زوال کے بعد بھی مار سکتے ہیں۔☆اس کے بعد دم شکر (حج کی قربانی) کرنی ہوگی۔☆اس کے بعد حلق یا قصر کروائیں۔رمی جمرات، دم شکر اور حلق/قصر میں ترتیب بھی واجب ہے۔☆اس کے بعد احرام کھول کر غسل وغیرہ کر کے عام لباس پہن لیں، (احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں، سوائے میاں بیوی کے ازواجی تعلقات کے، طواف زیارت کے بعد یہ پابندی ختم ہوجائے گی۔)☆اس کے بعد طواف زیارت کے لئے خانہ کعبہ جانا ہوگا۔ یہ طواف اسی طرح ہوگا جیسے عمرہ کا طواف ہے، اس میں اضطباع نہیں ہوگا رمل کرنا ہوگا، طواف کے بعد سعی اور اس کے بعد دوبارہ واپس منیٰ جانا ہوگا، یہ طواف بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے کرنا ضروری ہے تاخیر کی صورت میں دم دینا ہوگا۔(اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد نفلی طواف کر کے سعی کی ہے تو طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کرنی وہی کافی ہوجائے گی)☆اگر ان دنوں میں عورت ایام حیض میں ہے تو وہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے گی۔اس پر تاخیر کا کوئی دم نہیں، طواف زیارت کرنے سے پہلے عورت مکہ نہیں چھوڑے گی، خواہ اسے بمع محرم اپنی سیٹ مؤخر کروانی پڑے۔(طواف زیارت سے پہلے مکہ چھوڑ دیا تو جب تک وہ طواف زیارت نہیں کرے گی وہ مرد کے لئے حلال نہیں ہوگی)

☆ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہوں گی، چھوٹے اور درمیانے کو کنکریاں مار کر پیچھے ہٹ کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگنی ہوگی، جبکہ بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی۔☆بارہ کی غروب سے پہلے پہلے منیٰ سے نکلنے کی اجازت ہے اگر منیٰ سے غروب آفتاب سے پہلے نہ نکلے یا اپنی مرضی سے ٹھہر جائے تو تیرہ کو گیارہ، بارہ کی طرح تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد واپس آئے۔☆ نو کی فجر سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیرات تشریق پڑھنا ہوں گی۔

☆جب تک مکہ میں قیام ہوگا نفلی طواف کرنا ہی افضل ہے۔نیز زیارتیں اور عائشہ مسجد سے عمرہ بھی کیا جاسکتا ہے۔☆ مکہ چھوڑتے وقت آخری طواف (طواف وداع) کرنا ہوگا۔اگر طواف وداع کرلیا اور اس کے بعد وقت ہو تو مزید طواف بھی کئے جاسکتے ہیں۔اگر طواف وداع کا موقع نہ ملا تو طواف زیارت کے بعد جو آپ نے نفلی طواف کیا ہوگا وہی طواف وداع شمار ہوجائے گا۔

نوٹ :حج کے سفر میں نظر اللہ تعالیٰ پر ہی ہو کہ یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کی رحمت سے ہوا اور ہر موقع پر صبر وتحمل سے کام لیا جائے اور سیکھتے سیکھاتے ہوئے۔

☆......مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا معنوی تحفہ حضور اکرم ﷺ والی مبارک زندگی اور غم وفکر ہے، یعنی کوئی شخص بھی دوزخ میں نہ جائے، اس کیلئے دین کی محنت کو اپنا مقصد بنائیں۔مادی تحفہ مکہ مکرمہ کا زم زم اور مدینہ منورہ کی کھجور ہے۔(کھجور مدینہ منورہ میں مسجد عثمان کے پاس کھجور مارکیٹ سے موزوں اور سستی ملتی ہے)

یوم آزادی اور کرنے کے کام

چودہ آگست پاکستان کا یوم آزادی ہے یہ وہ دن ہے کہ جب ہمارے بڑوں نے جانوں اور مالوں کا نذرانہ دیکر اس ملک کو آزاد کیا۔ پاکستان بننے سے پہلے یہ پورا خطہ انگریز کے تسلط میں تھا اور یہاں کے باسی غلامانہ زندگی گذارنے پر مجبور تھے۔تبھی ہمارے بڑوں نے نہ صرف ہمیں پاکستان دیا بلکہ یہاں کے لوگوں کو بھی غلامانہ تسلط سے آزاد کیا۔

اور آج ہم الحمدللہ پوری آزادی سے جی رہے ہیں۔ اللہ نہ کرے اگر آج پاکستان نہ ہوتا تو ہم غلام ہوتے اور دنیا میں جب کوئی قوم غلام ہوجاتی ہے تو بدقسمتی سے اس قوم کے ذہن وفکر کی پرواز رک جاتی ہے اور اس کی ہر چیز پر غلامی کی مہر ثبت ہوجاتی ہے، اس لیے غلام قوم کے افراد اپنے آقاؤں کی روش پر چلنا، انکے طرز معاشرت کو اپنانا اور ان کی ہر بات کی تائید کرنا اپنا شیوہ بنا لیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔

اس لیے یہ ضروری تھا کہ مسلمانوں کو غلامی کی زندگی سے نجات دلانے کے ساتھ ساتھ اس خطے کو بھی انگریزوں کے تسلط سے آزاد کیا جائے۔ چنانچہ ہمارے بڑوں نے اس کی کوشش کی اور اللہ تعالی نے اپنا فضل وکرم کرتے ہوئے ہمیں ملک پاکستان جیسی نعمت سے نوازا۔ پاکستان کا بننا اتفاق نہیں بلکہ انتخاب تھا۔ اس کی آبیاری ہمارے بڑوں نے اپنے خون سے کی ہے۔

اور ان سب سے بڑھ کر اس کی بنیاد اسلام کے نام پر رکھی گئی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں دیگر مذاہب والوں کے لیے مشکلات ہیں بلکہ دیگر مذاہب والے بھی پوری آزادی سے اپنے اپنے مذہب پر عمل پیرا ہیں

ایک سوال جو میں اکثر سب سے کرتا رہتا ہوں وہ یہ کہ ہم نے اس ملک کو حاصل کر کے کیا بزرگوں کے اغراض ومقاصد حاصل کیئے؟

کیا ہم نے اس ملک کو اس مقام تک پہنچایا جس کا خواب ہمارے بڑوں نے دیکھا تھا؟

اگر جواب نفی میں ہے تو پھر کرنے کا کام یہی ہے کہ ان اغراض ومقاصد کو حاصل کیا جائے اور بے لوث ہوکر اس ملک کی ایسی خدمت کریں کہ اقوام عالم میں اس ملک کو وہ مقام حاصل ہوجائے جو مقام ہمارے بزرگوں کا خواب تھا۔

انٹرنیٹ ایکسپرٹ سے سوالات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

میرے کمپیوٹر میں کچھ فولڈرز ایسے ہیں جنہیں میں بار بار ڈیلیٹ کر چکا ہوں لیکن وہ پھر سے خود بخود بن جاتے ہیں نہ تو وہ فولڈرز اوپن ہوتے ہیں اور نہ اس میں کچھ موجود ہوتا ہے لیکن ڈیلیٹ کرنے کے بعد پھر سے بننے شروع ہو جاتے ہیں کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ان سے جان خلاصی ہو جائے

سجاد حیدر، راولپنڈی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم سجاد حیدر صاحب

آپ کے کمپیوٹر میں نامی وائرس ہے اس سے جان خلاصی ایک اچھا انٹی وائرس ہی کر سکتا ہے آپ انٹرنیٹ سے کوئی بھی اچھا انٹی وائرس ڈاؤن لوڈ کریں اور اس سے اپنے سسٹم کو سکین کریں سکین کرنے کے بعد ان فولڈرز میں موجود وائرس ختم ہو جائے گا اور ممکن ہے کہ یہ فولڈرز بھی ختم ہو جائیں لیکن اگر فولڈرز ختم نہیں ہوتے ہیں تو بھی وائرس ضرور ختم ہو جائے گا اس کے بعد آپ ان تمام وائرس زدہ فولڈرز کو ڈیلیٹ کریں انشاء اللہ دوبارہ یہ نظر نہیں آئیں گے

تمام فولڈرز کو ایک ہی کمانڈ میں ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ڈرائیو سرچ بار میں .exe ٹائپ کریں تمام فولڈر سامنے شو ہو جائیں گے اس کے بعد A + CTRL ایک ساتھ پریس کریں سارے فولڈرز سلیکٹ ہو جائیں گے
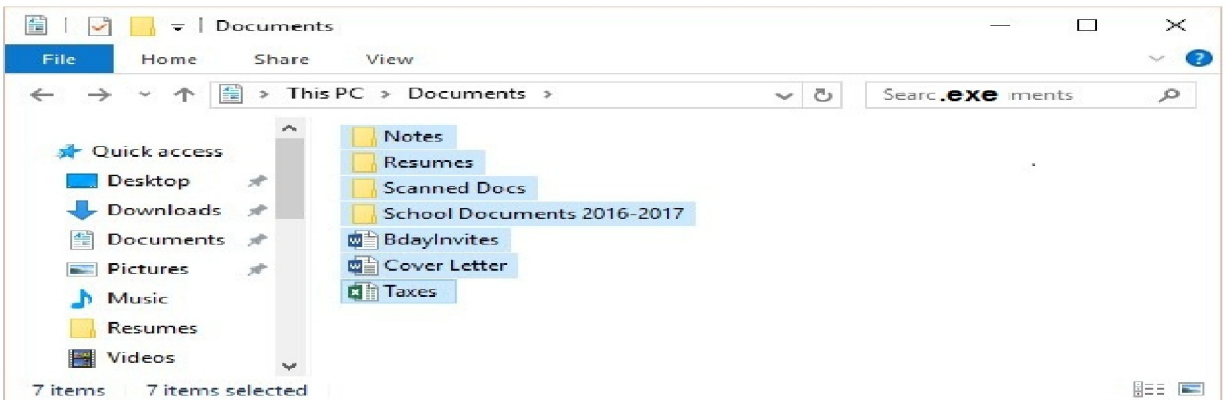
پھر ان سب کو ڈیلیٹ کر دیں۔
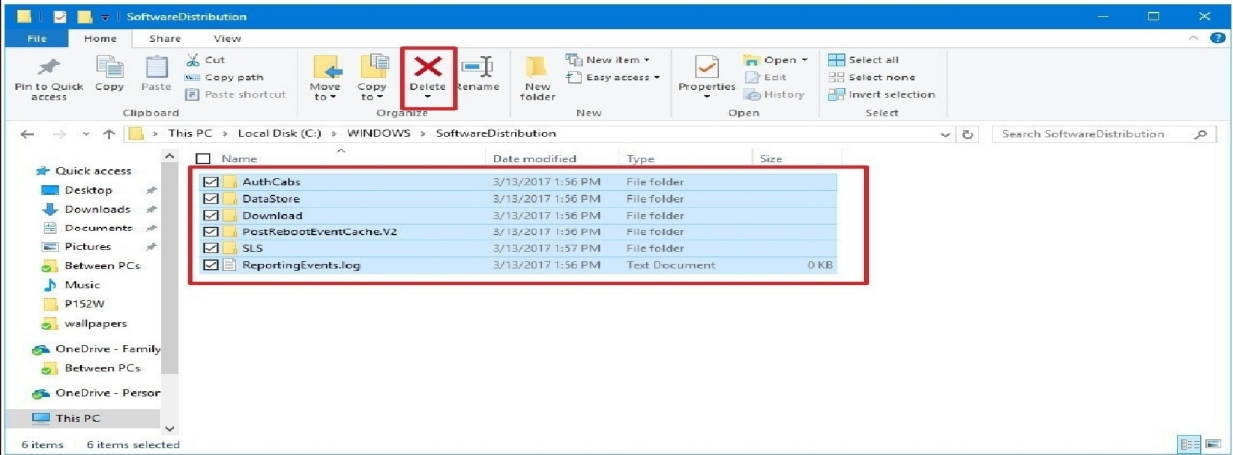
امید ہے اس طرح آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔اور آئندہ کے لیے ان مسائل سے بچنے کا یہی راستہ ہے کہ اپنے سسٹم میں اچھا انٹی وائرس ضرور انسٹال رکھیں تا کہ ایسے وائرسز سے بچ سکیں

وائی فائی کے سگنلز سے جذبات اور احساسات کا

اندازہ لگانے کا تجربہ

(Massachusetts Institute of Technology) کے ماہرین نے وائی فائی اور (Artificial Intelligence) کے تعاون سے انسانی احساسات اور جذبات جاننے کا ایک تجربہ کیا ہے۔انہوں نے لوگوں سے ٹکرانے والے گھروں اور دفتروں میں استعمال ہونے والے عام وائی فائی راؤٹر کے سگنلز کے ذریعے ان کے دلوں کی دھڑکن کو نوٹ کر کے اسے ایک سافٹ ویئر میں بھیجا جس سے ان کی دلی اور جذباتی کیفیت معلوم کرنے میں مدد ملی ہے۔
(Massachusetts Institute of Technology) کے ماہرین نے کہا ہے کہ اگر وائی فائی سگنلز کو انسانی جسم سے منسلک کردیا جائے تو ریڈیو فریکوئنسی (Radio Frequency) ٹیگ ہو بہو ای سی جی کی مانند سگنل خارج کرتے ہیں جس کے بعد باقی کام سافٹ ویئر کرتا ہے ۔سافٹ ویئر میں (algorithm) اسے نوٹ کرتا ہے اور اسے (EQ-Radio) کا نام دیا گیا ہے۔
لیکن اس عمل میں کمرے کی ساخت اور دیگر عوامل ای سی جی سگنل کو متاثر کر سکتے ہیں۔اس ضمن میں سافٹ ویئر بہت درستگی سے اس کیفیت کا اندازہ لگا کر بتا تا ہے کہ کوئی شخص اس وقت کس جذباتی کیفیت میں ہے۔ اسی طرح اس سافٹ ویئر کی مدد سے کسی گھر یا آفس میں کسی کے دل کے دورے سے قبل ہی سافٹ ویئر کے ذریعے اس کا اندازہ لگانا بھی ممکن ہو سکے گا اور اس سے ہزاروں جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔
اسی طرح بوڑھوں اور بچوں کے دل اور جذبات کی کیفیت پر چوبیس گھنٹے نظر رکھنا ممکن ہو سکے گا۔لیکن دوسری طرف ناقدین کا خیال ہے اس طرح ہر شخص کے جذبات اور احساسات لوگوں کے سامنے آجانے سے فائدے کے بجائے نقصان کا خطرہ زیادہ ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ہر چیز میں فائدہ اور نقصان ہوتا ہے اور اگر کسی چیز کو ترک کرنے کا معیار اسی طرح کے نقصان بنانا شروع ہو گیا تو پھر کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس میں نقصان نہ ہو پھر سب کا ترک کرنا ضروری ہوگا اور ایسا کرنا درست نہیں سمجھا تا ہے لہذا اس تجربے کو بھی صرف اس نقصان کی وجہ سے کہ ہر شخص کے جذبات اور احساسات لوگوں کے سامنے آجائیں گے چھوڑا نہیں جا سکتا ہے

تین عجیب وغریب ویب سائیٹس

آج میں آپ قارئین کو کمپیوٹر کی دنیا کے صفحے پر تین ایسی عجیب وغریب سائٹس کے بارے میں بتانے جارہا ہوں ۔جن کے بارے میں بنانے والوں کو چھوڑ کر کسی کو بھی نہیں پتہ ہے کہ وہ کس مقصد کے لیے بنائی گئی ہیں

ان میں سرفہرست ویب سائٹ ہے

http://zoomquilt.org/

اس ویب سائٹ پر جب آپ جائیں گے تو اس میں ایک تصویر خودکار طور پر اوپن ہوگی پھر اس تصویر میں سے تصویر پر تصوریں اوپن ہوگی ۔آپ دیکھتے دیکھتے تھک جائیں گے لیکن تصویریں ختم نہیں ہوں گی یہاں تک کہا گیا کہ یہ تصویریں آٹھ ملین سالوں تک چل سکتی ہیں

اس ویب سائٹ کے بنانے کا کیا مقصد ہے تو اس بارے میں بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اس سائٹس کے ذریعے ویب سائٹ والے اپنے لوگوں کو ایک خفیہ کوڈ فراہم کرتا ہے لیکن یہ محض قیاس ارائی ہے حقیقی علم صرف بنانے والے ہی جانتے ہیں

دوسری سائٹ کا لنک ہے

http://www.essaytyper.com/

یہ ویب سائٹ بھی پہلی ویب سائٹ کی طرح عجیب وغریب ہی ہے لیکن اس میں ایک طرح سے سٹوڈنٹس کے لیے فائدہ بھی ہے وہ اس طرح کہ جب آپ اس سائٹ کو اوپن کریں تو اس میں کچھ بھی ٹائپ کرے، ٹائپ کرنے کے بعد ایک نیوٹیب اوپن ہوگی جس میں کوئی بھی کی پریس کرنے کے بعد خود بخود ورڈز ٹائپ ہوں گے

مزے کی بات یہ ہے کہ اس میں سپیلنگ کی غلطی بھی نہیں ہوتی ہے بلکہ سارے ورڈز صحیح ٹائپ ہوتے ہیں یعنی مضمون کے بنانے میں بنانے میں کافی ہیلپ ملتی ہے

لیکن اس کے علاوہ اس ویب سائٹ کے بنانے کا مقصد پہلی ویب سائٹ کی طرح مبہم ہی ہے

تیسری ویب سائٹ کا لنک ہے

http://www.pointerpointer.com/

اس ویب سائٹ میں آپ ماؤس کا کرسر جس طرف لے جائیں گے ایک تصویر اوپن ہوگی جس میں شہادت کی انگلی سے اس کرسر کی طرف اشارہ کیا جارہا ہوگا یہ تینوں ویب سائٹس ایسی ہیں کہ یہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے لہذا مطلوبہ لنکس اپنے براؤزر کے سرچ بار میں ٹائپ کریں اور ان عجیب اورغریب سائٹس کے بارے میں جانیں

کمپیوٹر سیکورٹی سافٹ ویئر

اگر آپ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا کمپیوٹر سیکورٹی سافٹ ویئر ہو جو ہر وقت آپ کے سسٹم پر نظر رکھے اور آپ کو بتائے کہ کون کون سے پروگرامز ہیں جن کو اپڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے، فائروال درست طریقے پر ورکنگ کرر ہا ہے، انٹی وائرس اور ہارڈ ڈسک کی انکرپشن کی کی کیا صورت حال ہے
اور سسٹم درست طریقے سے بیک اپ ہو رہا ہے کہ نہیں تو

www.opswat.com

والوں کا بنایا ہوا سیکورٹی سافٹ ویئر

Metadefender Endpoint Management

کا استعمال کرنا نہ بھولیے گا

یہ سافٹ ویئر آپ کے سسٹم کو سکین کر کے ہر قسم کی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔
اس سافٹ ویئر کی افادیت کو دیکھتے ہوئے میں یہی مشورہ دوں گا کہ یہ آپ کے کمپیوٹر اور دیگر ڈیوئسز میں ضرور ہونا چاہئے
یہ سیکورٹی سافٹ ویئر

Windows

Mac

OS

Android

چاروں آپریٹنگ سسٹم کے لیے دستیاب ہیں

ڈاوٴن لوڈ لنک یہ ہے

https://www.opswat.com/free-tools/free-endpoint-security-scan#Download

جب آپ اسے ڈاوٴن لوڈ کریں گے تو ڈاوٴن لوڈ لنک پر کلک کرتے ہی آپ کو ایک فارم پر کرنا ہوگا۔ جس میں نام وغیرہ کے ساتھ آپ کو ای میل دینی ہوگی اس ای میل پر آپ کو ڈاوٴن لوڈ لنک بھیجا جائے
اس لیے ضروری ہے کہ ایسی میل دی جائے جو صحیح ہو تا کہ آپ اس ای میل کو اوپن کر کے لنک لے سکے اور سافٹ ویئر ڈاوٴن لوڈ کر سکے۔

سمارٹ فون کو کمپیوٹر سے کنٹرول کریں

سمارٹ فون کو کمپیوٹر سے کنٹرول کرنے کے لیے یوں تو بہت سارے ایپس موجود ہیں لیکن کچھ ایپ ایسے ہیں جنہیں سمارٹ فونز یوزر بہت پسند کرتے ہیں انہیں میں سے ایک ایپ موبی زین بھی ہے اس ایپ میں سمارٹ فون مکمل طور پر ڈیسک ٹاپ پر موجود ہوتا ہے اور اسے آپ ماؤس سے اس طرح استعمال کر سکتے ہیں جیسے سمارٹ فون کو ٹچ کی مدد سے استعمال کیا جاتا ہے سمارٹ فون کو کمپیوٹر سے منسلک کرنے کے لیے یو ایس بی کیبل، وائی فائی اور تھری جی کا استعمال کیا جاتا ہے

ایپ استعمال کرنے کا طریقہ کار:

سب سے پہلے پلے سٹور میں موبی زین ٹائپ کریں اور وہاں سے موبی زین سکرین ریکارڈر ایپ ڈاؤن لوڈ کر کے نارمل انسٹالیشن کریں ۔ایپ انسٹالیشن کے بعد اس میں اکاؤنٹ بنانے کا آپشن آئے گا

اس میں سائن اپ کریں اکاؤنٹ بنانے کے بعد اپنی سیٹنگ میں اپنی مرضی کے کنکشن منتخب کریں
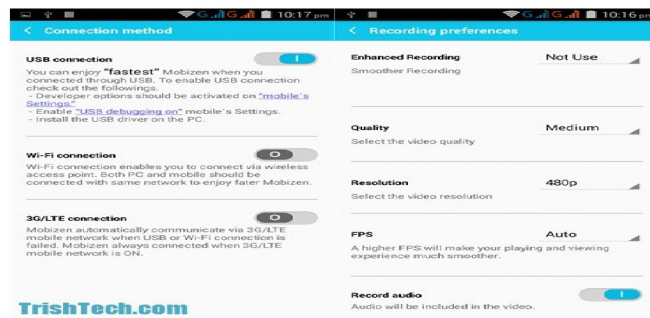
اس کے بعد پی سی پر موبی زین ویب سائٹ سے ڈیسک ٹاپ ورژن ڈاؤن لوڈ کر کے اسے اپنے پی سی پر انسٹال کریں جب انسٹالیشن مکمل ہو جائے

تو اسے رن کریں رن کرنے کے بعد یہ پروگرام پی سی پر کچھ مزید اپ ڈیٹس لوڈ کرے گا، اپڈیٹس لوڈ کرنے کے بعد اس پروگرام میں لاگ ان سکرین کھل جائے گی
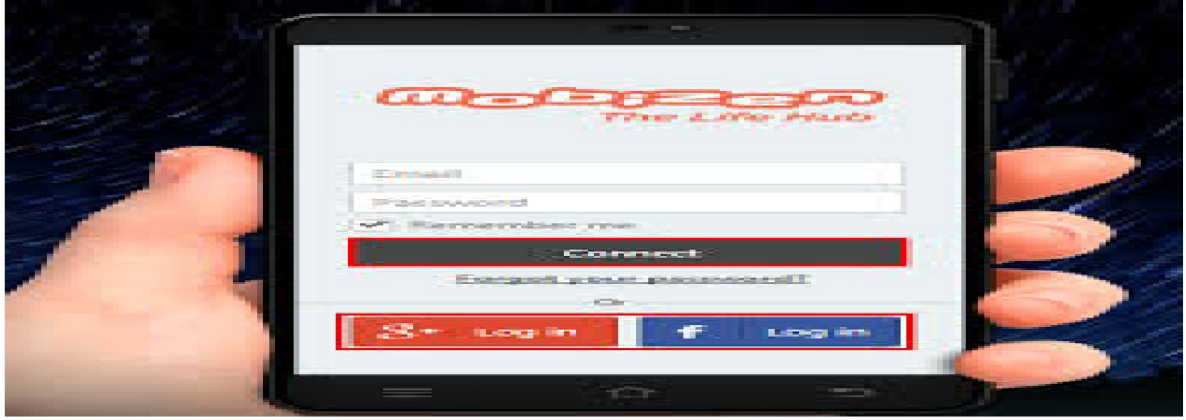
فون کومکمل طور پر پی سی سے کنٹرول کرنے کے لیےفون ڈیویلپر موڈ میں یوایس بی ڈی موڈ کا آن ہونا ضروری ہے اگر یہ آپشن آف ہے تو موبی زین ایپ اسے آن کرنے کے لیے وہاں تک آپ کی راہ نمائی کرے گا جہاں سے آپ یہ آپشن آن کرسکیں گے
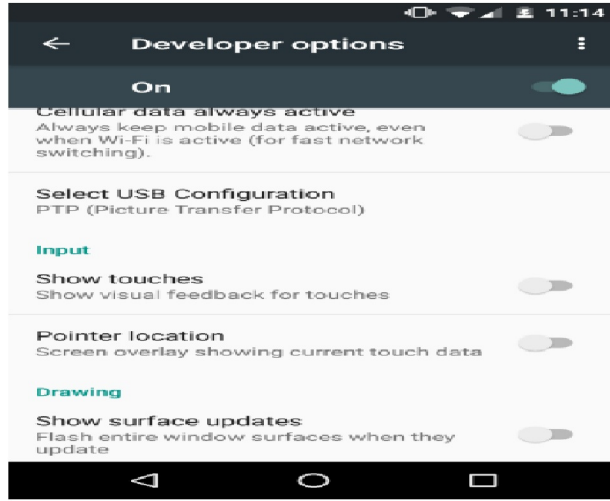
سمارٹ فون سے دوسرے سمارٹ فون پر ڈیٹا سینڈ کریں

یوں تو اس پروگرام کی مدد سے کمپیوٹر سے کمپیوٹر پر، کمپیوٹر سے سمارٹ فون پر، سمارٹ فون سے کمپیوٹر پر اور سمارٹ فون سے سمارٹ فون پر ڈیٹا ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے لیکن یہ صفحے چونکہ سمارٹ فون ایپس کے لیے مختص ہیں تو میں صرف سمارٹ فون کے حوالے سے بات کروں گا۔

آپ نے اگر سمارٹ فون سے سمارٹ فون پر ڈیٹا ٹرانسفر کرنا ہے تو ''ڈکٹو'' کا استعمال ضرور کیجیئے گا

''ڈکٹو'' کا شمار ان ایپس میں سے ہوتا ہے جنہیں کام کرنے کے لیے کسی خاص آپریٹنگ سسٹم کا ہونا ضروری نہیں بلکہ جو بھی سمارٹ فون آپریٹنگ سسٹم چل رہے ہیں ان سب پر کام کرتا ہے اور یہ پروگرام جس ڈیوائس پر انسٹال ہوگا نیٹ ورک پر موجود تمام ڈیوائسز ہوم پیج پر نظر آئیں گے
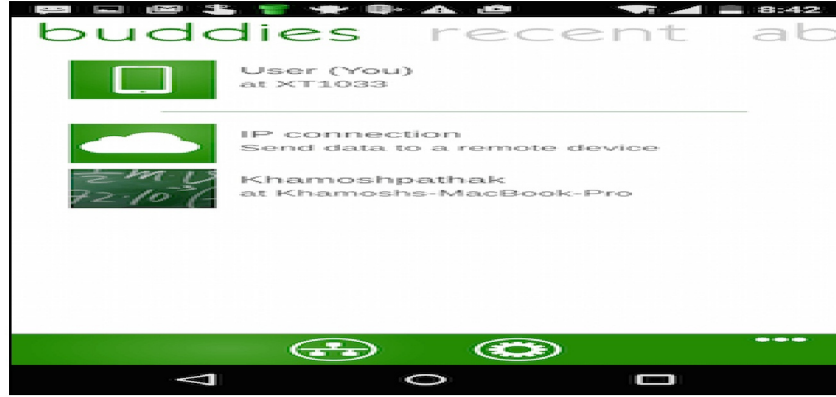
اس کے بعد آپ جس ڈیوائس پر اپنا ڈیٹا ٹرانسفر کرنا چاہے اسے سلیکٹ کریں اور ڈیٹا ٹرانسفر کریں وہ بھی انتہائی سپیڈ کے ساتھ یا ٹیکسٹ ٹائپ کریں اور اسے بھی ٹرانفر کریں میسن جر پر ٹیکسٹ کی طرح

بہت ہی مفید ایپ ہے استعمال سے ساری چیزیں سمجھ آئی گی تو استعمال کرنا نہ بھولیے گا
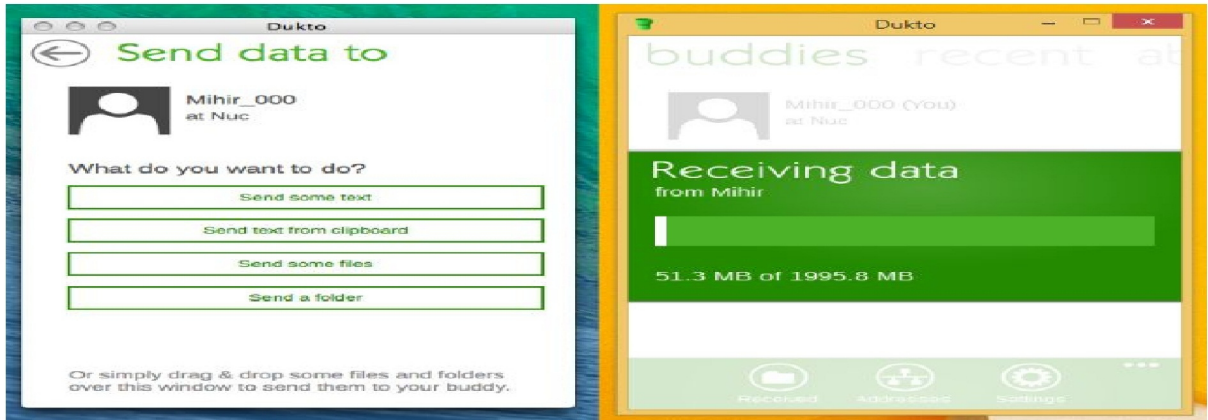
الیکٹرونکس

سولڈر وائر،سولڈر آئرن اور ملٹی میٹر کے بعد اب کمپیوٹر،سیل فون اور الیکٹرونکس ہارڈ میں استعمال ہونے والی وولٹیج ریگولیٹر پاور سپلائی کی بات ہوگی

وولٹیج ریگولیٹر پاور سپلائی دوطرح کی ہوتی ہے

اے سی ٹو اے سی:

اے سی ٹو اے سی پاور سپلائی ان پٹ (230) وولٹ اور آؤٹ پٹ ایک وولٹ سے ہزاروں تک بھی ہوتی ہے،آؤٹ پٹ میں ایمپئر ایک ملی سے لیکر ہزاروں ملی ایمپئر تک ہوتی ہے اور چونکہ یہ سپلائی ہمارے کام میں استعمال نہیں ہوتی تو اس سے متعلق بات بھی نہیں ہوگی

اے سی ٹو ڈی سی:

اے سی ٹو ڈی سی پاور سپلائی یہ سپلائی عام طور پر ان پٹ (230) وولٹ سے آؤٹ پٹ ڈی سی ایک وولٹ سے بارہ، پندرہ، اٹھارہ اور چوبیس وولٹ تک ہوتی ہے،ایمپئر میں دو ہزار ملی ایمپئر سے لیکر پندرہ ہزار ملی ایمپئر اور اس سے بھی زیادہ تک ہوتی ہے اور چونکہ یہ ہمارے کام میں ضروری ہوتی ہے تو اس پر تھوڑی سے بات ہوگی

کمپیوٹر ہارڈ وئیر ہو، یا سیل فون ہارڈ وئیر ہو یا الیکٹرونکس کی دیگر آلات کی ریپئرنگ ہو اس میں پاور سپلائی کا استعمال بہت اہم ہے ۔پاور سپلائی ایسی چیز ہے کہ اس سے آلات کو پاور دینے کے ساتھ ساتھ اس سے ڈیڈ آلات کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے

مثلا ایک آلہ ہے جو ڈیڈ ہے تو جب آپ اسے پاور سپلائی سے کنکٹ کریں گے تو پاور سپلائی میں موجود بزر بیف دینا شروع ہوجائے گا جس سے یہ معلوم ہوجائے گا کہ کنکٹ آلہ خراب ہے

پاورسپلائی وولٹیج ریگولیٹر ہوتی ہے تو اس میں ہر آلے کے حساب سے وولٹ کم یا زیادہ کرنے کی بھی سہولت ہوتی ہے مثلا: ایک صحیح سیل فون تین اعشاریہ سات وولٹ پر آن ہو جاتا ہے تو اس سے جب آپ سیل فون آن کریں گے تو اسے تین اعشاریہ سات وولٹ پر سیٹ کریں اگر سیل فون بہت ہی پرانا ہے تو پھر اس کے لیے تھوڑے سے وولٹ بڑھانے پڑیں گے یعنی زیادہ سے زیادہ پانچ وولٹ تک پاورسپلائی کو سیٹ کرنا پڑے گا پانچ وولٹ سے زیادہ پاورسپلائی کو آگے نہ سیٹ کریں کیوں اس سے سیل فون ڈیڈ ہو جائے گا اسی طرح الیکٹرونکس آلات جو کہ اکثر بارہ وولٹ کے ہوتے ہیں انہیں چیک کرنے کے لیے پاورسپلائی کو بارہ وولٹ پر سیٹ کریں۔ ہر آلے پر وولٹ درج ہوتے ہیں اسی کے مطابق وولٹ کی سیٹنگ کریں

پاورسپلائی کا استعمال وہاں کیا جاتا ہے جہاں ہمیں اندازہ ہو کہ خراب آلے کے پاورسیکشن میں مسئلہ ہے اور پاورسپلائی کو متبادل پاور کے طور پر استعمال کرنے کی ضرورت ہو مثلا سیل فون کی بیٹری ڈیڈ ہے کہ نہیں تو اگر سیل فون بیٹری پر آن نہیں ہوتا اور پاور سپلائی پر ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ سیل فون باقی ٹھیک ہے لیکن بیٹری خراب ہے اسی طرح کوئی اور الیکٹرونکس آلہ ہے جس کا پاور خراب نہیں یا نہیں یا خراب تو نہیں لیکن پوری طرح کام کرتا ہے یا نہیں اس کا پتہ بھی پاورسپلائی سے چلایا جاسکتا ہے وہ اس طرح کہ جب آپ اس آلے کو (جس کے پاورسیکشن پر آپ کو شک ہے) پاورسپلائی سے کنکٹ کریں اور وہ آن ہو جائے تو سمجھیں کہ اس آلے کا پاورسیکشن خراب ہے کیوں کہ بعض اوقات پاورسیکشن ملٹی پر صحیح شو ہوتے ہیں لیکن آلات کو آن نہیں کر پاتے ایسے آلات کا پاورسپلائی کے ذریعے صحیح اور خراب ہونا معلوم ہو جاتا ہے

استعمال کا طریقہ:

اے سی ٹو ڈی سی وولٹیج ریگولیٹر پاورسپلائی میں دو پراب ہوتے ہیں

ایک منفی اور دوسرا مثبت ہوتا ہے

منفی پراب بلیک کلر کا ہوتا ہے اور مثبت پراب ریڈ کلر کا ہوتا ہے

سب سے پہلے آلے کے مطابق وولٹ کی سیٹنگ کریں اور اس کے بعد منفی پراب کو کسی بھی آلے کے منفی جگہ اور مثبت پراب کو مثبت جگہ پر رکھیں یاد رہے کہ وولٹیج کی سیٹنگ پہلے کرنی ہے پراب کنکٹنگ کے بعد وولٹیج کی سیٹنگ آلے کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اور کنکٹ آلہ جل بھی سکتا ہے

آلہ کنکٹ ہونے کے بعد آلے کو آن کریں اگر آلہ آن نہیں ہوتا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ آلے کے پاورسیکشن میں خرابی ہے

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کاروباری مشاورت کیجئے

میرا چھوٹا بھائی ہے جس کو کام سے اتنی بیزاری ہے کہ میں شاید اسے لفظوں میں بیان نہیں کر سکوں گا، سارے دن گھر پر پڑے رہنا ان کا مشغلہ ہے یا پھر گلیوں میں اور سڑکوں پر آوارہ گردی کرنا ہی ان کا کام ہے کام کے لفظ سے ہی وہ غصے میں آجاتا ہے اور لڑائی شروع کر دیتا ہے اس لیے ہم اس خوف سے اسے کام کا نہیں کہتے ہیں

لیکن اس کا یوں ہی گھر پر پڑے رہنا بھی ہمیں پریشان رکھتا ہے کیا میں اور کیا دیگر گھر والے سب اس کی اس عادت سے انتہائی نالاں ہیں لیکن اس خوف سے کہ کہیں وہ گھر میں شور شرابا نہ کریں اسے کام کا نہیں کہتے ہیں آپ ہی بتائیں کہ ایسا کیا جائے کہ وہ کام شروع کریں

فیصل امیر، کراچی

☆☆☆

محترم فیصل صاحب یہ مسئلہ واقعی ایک گھمبیر مسئلہ ہے اور فی زمانہ ہر تیسرے گھر کا مسئلہ ہے آپ کے چھوٹے بھائی کا کام پر نہ جانا اور اسے کام کا کہہ کر شور شرابا چوری پر سینہ زوری کہلاتا ہے ۔ یہ ٹھیک ہے کہ مصلحت کے خاطر آپ لوگ اسے کام کا نہیں کہتے ۔لیکن یہ بھی مسئلے کا حل نہیں کیوں کہ وہ کب تک یوں ہی گھر پر پڑا رہے گا۔ اسے ایک دن کام پر تو جانا پڑے گا اور ہوسکتا ہے کہ آپ لوگوں کو ایک دن اس کے ساتھ سختی بھی کرنا پڑا اور اسے کام پر بھی بھیجیں

تو جو سختی کل کرنی ہے میرے خیال میں اس سختی کو آج آزمایا جائے کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ آپ کا بھائی اس ماحول کی وجہ سے کل زیادہ خراب ہو اور آج آپ لوگوں کو تھوڑی سختی کرنی پڑے اور کل زیادہ کرنی پڑے ۔بس اس معاملے میں یہ دیکھا جائے کہ وہ کیوں کام پر نہیں جار ہا ہے ہوسکتا ہے کہ آپ لوگ اسے جو کام بتا رہے ہو وہ کام اسے پسند نہ ہو

تو کام میں اس کی پسند کو ترجیح دی جائے یعنی جو کام وہ خوشی سے کرنا چاہتا ہے تو اسے وہی کرنے دیا جائے اس معاملے میں اس کے ساتھ سختی نہ کی جائے ہاں اگر کام ایسا ہے کہ جو آپ لوگ سمجھتے ہیں یہ ہمیں سوٹ نہیں کرتا تو اسے یہ چیز پیار سے سمجھائی جائے اور سختی سے احتراز کیا جائے

باقی جو لوگ کام چور ہوتے ہیں تو ان کے شور شرابے سے ڈرا نہ جائے دراصل یہ لوگ کام چوری کے ساتھ اتنے بزدل بھی ہوتے ہیں کہ ان کو سوائے شور شرابے کے اور کوئی آپشن نہیں نظر نہیں آتا سو وہ یہی آپشن آزماتے ہیں اس لیے بلا خوف ان پر کام کے حوالے سے سختی کی جائے لیکن نرمی کے انداز میں سختی ہو وہ اس طرح کہ اسے یہ باور کیا جائے کہ آپ کی جان اسی صورت چھوٹ سکتی ہے کہ آپ کام کریں ورنہ دوسرا کوئی آپشن نہیں انشاء اللہ وہ کام کے حوالے سے آمادہ ہو جائے گا

دوران کام بہتر کی تلاش

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں بامر مجبوری کوئی ایسا کام کرنا پڑ جاتا ہے کہ وہ کام ان کی پسند کا نہیں ہوتا ہے لیکن حالات انہیں اس سٹیج پر لے آتے ہیں کہ جہاں ان کے پاس اس کام کو کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ یہاں میرا اشارہ کم تنخوہ والا کام یا عارضی کاموں کی طرف ہے لیکن اس میں یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کے پاس خود کو کاروباری حوالے سے مضبوط کرنے کے لیے وقت آجاتا ہے

پھر ان میں سے کچھ تو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر خود کو مضبوط کر لیتے ہیں تو کچھ یوں ہی پڑے رہتے ہیں پھر جب یہ موقع ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو پھر بلا موقع ہاتھ ملتے ہیں اس وقت ہاتھ ملنے کے سوا اور کوئی آپشن نہیں ہوتا کیوں کہ موقع تو وہ لوگ ضائع کر چکے ہوتے ہیں

اس لیے میں اکثر لوگوں کو (جن کو ایسے مواقع دستیاب ہوتے ہیں) کہتا ہوں کہ ان مواقع سے فائدہ اٹھائے۔ مثلا: آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں کہ جس کے بارے میں آپ کا خیال ہے کہ یہ کام مجھے مستقبل میں فائدہ نہیں دینے والا یا وہ کام عارضی ہے تو آپ اس کام کے دوران دوسرا کوئی ایسا کام یا ایسا کوئی ہنر تلاش کریں جو آپ کو مستقبل میں فائدہ دے سکیں۔

کیوں کہ یہ چیز تجربات سے ثابت ہے کہ جب آپ کے پاس عارضی طور پر سرکٹ چلانے کے لیے کچھ نہ کچھ کام ہے تو فارغ آدمی کے بنسبت آپ اس دوران کوئی بہتر کام بھی تلاش کر سکتے ہیں اور آپ کوئی بہتر ہنر بھی سیکھ سکتے ہیں

لیکن ایسا آدمی جس کے پاس کوئی کام یا ہنر نہ ہو تو اس کو یہی ٹینشن کچھ بھی کرنے نہیں دیتی ہے اس لیے اگر کسی ایسے کام کو آپ کر رہے ہیں جو آپ عارضی طور پر کر رہے ہیں یعنی کم تنخواہ والا کام ہے اور آپ کا اس میں صحیح گذارہ نہیں ہو رہا ہے یا تنخواہ تو اچھی ہے لیکن وہ کام عارضی ہے تو اس وقت آپ مندرجہ بالا گذارشات پر عمل ضرور کریں

اردو زبان کے اصطلاحات

شمسی اور قمری حروف:

عربی قاعدے پر حروف کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

اول شمسی حروف اور دوم قمری حروف

قمری حروف کا مجموعہ یہ ہے

حق کا خوف عجب غم ہے

ان کے علاوہ جتنے حروف ہیں سب شمسی ہیں یعنی قمری حروف کا مجموعہ یاد رکھیں تو شمسی حروف وہی ہوں گے جو ان میں نہیں ہیں

ان کو شمسی اور قمری کیوں کہتے ہیں؟

شمس عربی زبان میں سورج اور قمر چاند کو کہا جاتا ہے تو جیسے دن میں سورج کی موجودگی میں ستارے نظر نہیں آتے ہیں (یعنی نظروں سے غائب ہوجاتے ہیں) ایسی ہی ان حروف سے پہلے (لام ساکن) بھی پڑھا نہیں جاتا ہے

مثلا: الشّمس جو کہ ال شمس تھا لیکن پڑھتے وقت اش شمس پڑھا جاتا ہے اسی طرح الظاہر جو کہ ال ظاہر تھا لیکن پڑھتے وقت اظ ظاہر پڑھا جاتا ہے

اور قمر یعنی چاند کی موجودگی میں ستارے نظر آتے ہیں ایسی ہی ان حروف سے پہلے (لام ساکن) بھی پرھا جاتا ہے

مثلا: القمر جو کہ اصل میں جیسے ہے یعنی ال قمر تو پڑھا بھی ویسے ہی جاتا ہے القمر

نقاط:

نقطے کی جمع نقاط ہے کچھ حروف پر ایک بندی لگائی جاتی ہے اسے نقطہ کہتے ہیں جیسا کہ ب، ج، خ، ذ، ش وغیرہ

حروف منقوط اور غیر منقوط کے اعتبار سے حروف کی دو قسمیں ہیں

منقوط اور غیر منقوط

حروف منقوط: وہ حروف ہیں جن پر نقطے ہوتے ہیں جیسا کہ ب، ت وغیرہ

حروف غیر منقوط: وہ حروف ہیں جن پر نقطے نہ ہوں جیسا کہ ح، د، ر وغیرہ

مد: یہ علامت اردو زبان میں کبھی کبھی الف پر آتا ہے تو جب یہ علامت آئے تو پھر الف کو لمبا کر کے پڑھا جائے گا جیسا کہ آج، آب وغیرہ

الف ممدودہ اور الف مقصورہ

الف ممدودہ: جس الف پر مد کی علامت ہوگی اسے الف ممدودہ کہا جائے گا جیسا کہ آج، آب، آتا وغیرہ

الف مقصورہ: جس الف پر مد کی علامت نہ ہوا سے الف مقصورہ کہا جائے گا جیسا کہ اس، ان، اب وغیرہ

واؤ معروف: اس واؤ کو کہا جاتا ہے جسے کھل کر پڑھا جائے جیسا کہ صور، قصور وغیرہ

واؤ مجہول: اس واؤ کو کہا جاتا ہے جسے کھل کر نہ پڑھا جائے جیسا کہ زور، گور وغیرہ

واؤ معدولہ: جو لکھا تو جائے لیکن پڑھا نہ جائے جیسا کہ خوش، خود وغیرہ

شعروشاعری

کیا کھو گیا تجھ سے اے مسلمان ذرا سوچ
کیوں پیچھے پڑا ہے ترے شیطان ذرا سوچ
کر غور ذرا خود پہ تُو کر دھیان ذرا سوچ
کیا تُو ہے حقیقت میں مسلمان ذرا سوچ
دولت کے عوض بیچ دے ایمان بھی اپنا
کیا ہے یہی اللہ کا فرمان ذرا سوچ
تھے صاحبِ کردار وہ ماضی کے مسلماں
کیا تُو بھی ہے ویسا ہی مسلمان ذرا سوچ
کیا تیرا بھی سرکار کی سُنّت پہ عمل ہے؟
کیا راہ نُما ہے ترا قرآن ذرا سوچ
اسلاف کی مانند ہے کیا دل میں ترے بھی
اسلام پہ مر مٹنے کا ارمان ذرا سوچ
احکامِ شریعت کا بھلا بیٹھا ہے دل سے
یہ کیسی حماقت ہے اے نادان ذرا سوچ
واللہ! یہ تنبیہ ہے تنقید نہیں ہے
کیا جھوٹ ہے کیا سچ ہے تُو کر دھیان ذرا سوچ

الطاف انصاری

لطیفے

ڈاکٹر ایک بچے کے باپ سے:

''کیا آپ نے بچے کو دوائی پلا دی تھی؟''

بچے کا باپ:

''نہیں ڈاکٹر صاحب''

ڈاکٹر:

''دوائی کیوں نہیں پلائی؟''

بچے کا باپ:

''ڈاکٹر صاحب اس دوائی پر لکھا تھا دوائی کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں''

☆☆☆

ایک عورت مولوی صاحب سے:

''مولوی صاحب ہمارے گھر بچی کی ولادت ہوئی ہے اس کے لیے کوئی اچھا سا نام تجویز کیجئے''

مولوی صاحب:

فاطمہ، خدیجہ، عائشہ نام رکھ لیں

عورت:

''کوئی اور نام بتا دیں''

مولوی صاحب:

''کلثوم، آسیہ، حفصہ رکھ لیں''

عورت:

''مولوی صاحب دراصل بات یہ ہے کہ میری پہلی دو بچیوں کے نام کومل اور نرمل ہے اس وزن پر کوئی نام بتا دیجئے''

مولوی صاحب:

''سابقہ ناموں کا وزن ضروری نہیں بس نام اچھا ہونا چاہئے لہذا ما قبل کے ناموں میں کوئی بھی نام رکھ لیں یا پھر سودہ، جویریہ نام رکھ لیں

عورت:

''یہ نام مجھے پسند نہیں''

مولوی صاحب:

''پھر بوتل رکھ لیں''

☆☆☆

استاد شاگرد سے: ہمارے اسکول میں انسپکٹر صاحب آنے والے ہیں وہ جو بھی پوچیں فرفر جواب دینا

تھوڑی دیر کے بعد انسپکٹر صاحب تشریف لائے۔

انہوں نے آتے ہی ایک لڑکے سے سوال کیا۔

بتاؤ اکبر کہاں پیدا ہوئے۔

شاگرد: فرفر

☆☆☆

استاد: بھینس کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں۔

شاگرد: سر یہ تو کوئی بے وقوف بھی بتا دے گا۔

استاد: اسی لیے تو تم سے پوچھ رہا ہوں۔

☆☆☆

ایک طالب علم نے اپنے ساتھی سے کہا۔

بھئی پیپرز کب ہو رہے ہیں۔

دوست نے جواب دیا، یکم جنوری سے۔

کوئی تیاری بھی کی ہے۔

ہاں، ایک نیا قلم خریدا ہے، نئے کپڑے سلوائے ہیں، نیا جوتا اور نئی گھڑی خریدی ہے۔

☆☆☆

ستاد: دہلی میں قطب مینار ہے۔

ایک لڑکا کلاس میں سو رہا تھا استاد نے اسے اٹھایا اور

غصے سے پوچھا۔ بتاؤ میں نے ابھی کیا کہا ہے۔

شاگرد: دہلی میں کتا بیمار ہے۔

والد کی نافرمانی کی سزا

سچی کہانی

آج عبداللہ کو ایک فوتگی پر جانا تھا چنانچہ تیاری کر کے روانہ ہوا، مقررہ جگہ پر پہنچے، سب سے ملے، ملنے کے بعد اچانک اسے سب کچھ دھندلا دھندلا سے دکھائے دینے لگا۔ اس نے ساتھ بیٹھے ایک شخص سے پوچھا:

''کیا اندھیرا چھا گیا''

ساتھ بیٹھے شخص نے اندھیرے کی نفی کی

عبداللہ نے ساتھ بیٹھے شخص سے دوبارہ پوچھا:

''پھر مجھے کیوں کچھ دکھائی نہیں دے رہا''

ساتھ بیٹھے شخص نے کہا:

''یہ تو مجھے نہیں پتہ لیکن مجھے تو سب کچھ نظر آ رہا ہے اور روشنی بھی ہے''

عبداللہ نے ساتھ بیٹھے کچھ اور لوگوں سے بھی تصدیق کی سب کا یہی جواب تھا کہ اندھیرا نہیں ہے۔ عبداللہ کو یقین ہو گیا کہ واقعی اندھیرا نہیں بلکہ میری دنیا اندھیر ہو گئی۔ اور یوں عبداللہ کو اپنے والد کی وہ بددعائیں یاد آنے لگیں جو والد صاحب مرحوم اسے دیا کرتا تھا

عبداللہ بھائیوں میں سب سے بڑا تھا اور اللہ تعالی نے اسے سب بھائیوں میں زیادہ صحت مند اور خوبصورت بنایا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے عبداللہ اپنے والد کی نافرمانی کرتا تھا۔ پھر اس سرکشی میں عبداللہ نے مزید اضافہ کیا اور اپنے والد سے سختی سے پیش آنے لگا۔ اور یہی سختی ایسی چیز تھی، جس کی وجہ سے عبداللہ کے والد اسے یہی بددعا دیا کرتے تھے کہ

''عبداللہ اللہ تعالی تمھیں دونوں آنکھوں کی بینائی سے محروم کر دے''

کیوں کہ اگر بات اگر صرف نافرمانی تک محدود رہتی تو بھی کوئی بات نہیں تھی اور نہ ہی والد نے اس کے ساتھ کبھی اس معاملے میں سختی کی تھی

لیکن وہ نافرمانی سے ایک قدم آگے بڑھا اور والد کو مار پیٹ نے لگا۔ کبھی وہ والد کو گھر سے نکال دیا کرتا تھا تو کبھی گھر نہیں آنے دیا کرتا تھا اسے حالت میں عبداللہ کے والد اس دنیا سے چلے گئے

عبداللہ کے والد کے جانے کے بعد عبداللہ کو اس بات کا قطعی احساس نہیں تھا کہ اس کا اپنے والد کے ساتھ رویہ بالکل نامناسب تھا۔ بلکہ وہ تو اس بات کو بھول تک گیا تھا، کہ اس نے اپنے والد کے ساتھ کیسا رویہ رکھا تھا

لیکن اللہ تعالی کی ذات کہاں بھولنے والی تھی، چنانچہ والد کے دنیا سے جانے کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالی نے اچانک اس کی بینائی لے لی
اس کی بینائی ختم ہوئے پندرہ سال سے زائد کا عرصہ ہوا، بہت علاج معالجہ کیا لیکن فائدہ نہیں ہو رہا
آج عبداللہ اپنے والد کے ساتھ اس رویئے پر بہت پشیمان اور نادم ہے لیکن اب کیا فائدہ؟
اس کی بینائی تو چلی گئی اور اپنی زندگی کے قیمتی ترین پندرہ سال بینائی کے بغیر گذار دیئے اور نہ آئندہ بینائی کے آنے کی امید ہے
پیارے بچو:
اپنے والدین کی کبھی نافرمانی نہ کرو ورنہ تمھارا بھی وہی حال ہو سکتا ہے جو عبداللہ کا ہوا

رنگ بھریں

اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو حضورﷺ کی پہلی زوجہ مطہرہ ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد بن عبدالعزی تھا۔ عبدالعزی عبدمناف کے بھائی تھے اور عبدمناف حضورﷺ کے اجداد میں سے تھے۔ عبدالعزی اور عبدمناف کے والد قصی بن کلاب تھے، لہذا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سلسلہ نسب چوتھی پشت میں حضور اکرم سے جاملتا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے والد خویلد زمانہ جاہلیت میں عربوں کے سپہ سالاروں میں سے تھے، انہوں نے حرب فجار نامی لڑائی میں بھی قیادت کی تھی، اور جب تبع حجر اسود کو اکھیڑ کر یمن لے گیا تو اس کی بازیابی میں خویلد نے بڑی جدوجہد اور کوشش کی۔

خویلد کی بہت سی اولاد تھی، ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم بن عاصم بن لوی ہے اور ان کی نانی کا نام ہالہ بنت عبدمناف ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے آباؤ اجداد حسب ونسب کے اعتبار سے قریش کے سرآوردہ لوگوں میں سے تھے۔

آپ کے والد اپنے قبیلہ میں ایک نہایت اعلیٰ حیثیت کے حامل تھے۔ ہر شخص ان کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ مکہ میں اقامت اختیار کی، عبدالدار بن قصی کے جوان کے عم زاد تھے، حلیف بنے۔ تھوڑے عرصے کے بعد یہیں فاطمہ بنت زائدہ سے شادی کی اور ان کے بطن سے عام الفیل سے ۱۵ سال قبل اللہ تعالیٰ نے وہ بیٹی عطا کی جس کے مقدر میں امت مسلمہ کی پہلی ام المومنین ہونا لکھا جانا تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایسے کھاتے پیتے گھرانے میں پرورش پائی جو اپنی عمدہ عادات، دینداری میں مشہور تھا۔ اور ان لغویات اور فضولیات سے دور تھا جو عام قریشی گھرانوں میں سرایت کر چکی تھیں۔

تاریخ کی کتابوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بچپن کے حالات کا تذکرہ نہیں ملتا، لیکن ہم اتنی بات ضرور کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بچپن کا ابتدائی حصہ نعمتوں سے بھرپور مالدار گھرانہ میں گزارا۔ زندگی کی تمام سہولیات انہیں میسر تھیں، وہ لوگ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور محتاج ونادار لوگوں کی مدد کرنے کے اعتبار سے مشہور تھے۔

اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور خصوصی توجہ نے پیدائش کے بعد سے نشوونما تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حفاظت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک خصوصی مقام عطا کرنے کے لیے چن لیا تھا، کیونکہ تمام ازواج مطہرات کے سلسلہ میں آپﷺ صرف اسی خاتون کو قبول فرماتے تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور راہنمائی ہوتی تھی، خواہ کوئی عورت کتنے ہی اونچے درجہ کی کیوں نہ ہو، بغیر حکم الٰہی کے اسے قبول نہیں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

یا ایها النبی انا احللناک ازواجک التی اتیت اجورهن.(الاحزاب:۵۰)

اے نبی! ہم نے آپ کے لیے آپ کی بیویاں حلال کردیں جن کے آپ مہر ادا کرچکے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

لا یحل لک النسآء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج (الاحزاب:۵۲)

اس کے بعد آپ کے لیے عورتیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ آپ ان سے اور عورتیں تبدیل کریں۔

آپ کے خواب اور ان کی تعبیر

میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میں پنڈی ریلوے سٹیشن پر کھڑی ہوں جہاں بہت ساری ریل گاڑیاں موجود ہیں اور ان میں سواریاں نہیں ہیں مہربانی فرما کر اس خواب کی تعبیر بتا دیں

نورین عظمت، ایڈریس نہیں لکھا

☆☆☆

آپ کے خواب کی تعبیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ماشاءاللہ آپ کی زندگی لمبی ہوگی لیکن تھوڑی سی مشکلات کا سامنا بھی رہا کریگا اس لیے نماز پنجگانہ کے ساتھ صدقات وغیرہ کا خوب اہتمام کیا کریں

☆☆☆

میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ مجھ پر ایک کتا بار بار پر حملہ کرتا ہے لیکن میں اس سے کسی نہ کسی طریقے سے بچ جاتی ہوں

نام اور ایڈریس نہیں لکھا

☆☆☆

اللہ نہ کرے آپ پر کوئی مصیبت آسکتی ہے یا آپ کا کسی سخت مشکل سے سامنا ہوسکتا ہے

نماز پنجگانہ کے ساتھ اس دعا کا خصوصی اہتمام کریں

إِنَّا لِللهِ وَ إِنَّا إِلَيهِ رَاجِعُون. اللهُمَّ أجُرنِى فِى مُصِيبَتِى وَاخلُف لِى خَيرا مِنهَا

☆☆☆

میں نے کچھ دن پہلے ایک خواب دیکھا کہ میں کسی انجان علاقے سے گذر رہا ہوں اچانک وہاں تاریکی ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے میں وہی پر رک جاتا ہوں کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد اس خیال سے کہ اب روشنی کہاں سے ملے گی چلے بغیر روشنی کے ہی چلتے ہے کیوں کہ میرے پاس روشنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا چنانچہ میں روشنی کے سہارے کے بغیر دوبارہ چلنا شروع کر دیتا ہوں لیکن تھوڑی دیر چلنے کے بعد مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں کسی دلدل میں پھنس گیا ہوں بہت کوششوں کے باوجود بھی اس سے نکل نہیں پاتا اس دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے

نثار خان اسلام آباد

☆☆☆

آپ کے خواب کی تعبیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نہ کریں آپ گناہوں میں مبتلاء ہے اور اس درجے مبتلاء ہے کہ خواب کی تعبیر کے مطابق اس سے نکلنے کی کوئی سبیل بھی نہیں لیکن اس باوجود بھی میں آپ کو یہی کہوں گا کہ اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے گناہوں پر نادم ہوکر خوب توبہ واستغفار کریں

اور نماز پنجگانہ کے ساتھ اس دعا کا اہتمام بھی کریں

أستَغفِرُ اللهَ العَظِيمَ الَّذِی لاَ إلَهَ إلَّا هُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَأتُوبُ إلَیهِ

عملیات ووظائف

جادو سے بچنے کی احتیاطی تدابیر

1 ......مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں، اگر مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجوہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں۔حدیثِ نبوی میں آیا ہے

’’جوشخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھالیتا ہے اسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا‘‘۔ (الصحیح البخاری)

2 ......دوسری احتیاطی تدبیر وضو ہے، کیونکہ باوضومسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہوسکتا، اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گزارتا ہے، ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے، اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کردے کیوں کہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری ہے۔ (مجمع الزوائد)

3 ......مردوں کے لیے باجماعت نماز کی پابندی، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے، اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور جب وہ غالب آجاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہوسکتا ہے، اور اس پر جادو بھی کرسکتا ہے، رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے

’’کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سوتم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیونکہ بھیڑیا اس بکری کا شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوجاتی ہے‘‘۔ (سنن نسائی)

4 ......قیام اللیل: (یعنی رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا۔ جوشخص جادو کے اثر سے بچنے کے لیے قلعہ بند ہونا چاہے اسے قیام اللیل ضرور کرنا چاہیئے، کیونکہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے، اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لیے جادو کا راستہ ہموار ہوجاتا ہے۔

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیامِ لیل کے لیے بیدار نہیں ہوتا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کرجاتا ہے‘‘۔ (صحیح بخاری)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جوشخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ پڑجاتا ہے۔ (فتح الباری)

مدیر کے نام

میں نے اس سے پہلے بھی ایک پیغام بذریعہ واٹس ایپ بھیجا تھا مگر کوئی ریپلائی نہیں آئی اور نہ ہی میرا پیغام شائع ہوا
اس لیے دوسرا پیغام بذریعہ ایس ایم ایس بھیج رہا ہوں
ایس ایم ایس، سرور خان کراچی

☆☆☆

پہلی بات یہ ہے کہ آپ کا پہلا پیغام ہمیں نہیں ملا ہے اور دوسرا پیغام ملا تو ہم نے اسے شمارے میں جگہ دیدی
دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایک پیغام کسی ایک شمارے میں شائع نہ ہو سکے تو دوسرے، تیسرے شمارے میں ضرور شائع ہوگا
لہذا گذارش ہے کہ اس معاملے میں ہماری مجبوری کو مدنظر رکھا کریں

☆☆☆

بہت پیاری کوشش شروع کی ہے ادارہ علم وسائنس کی ٹیم نے اللہ تعالی آپ لوگوں کو اس میں دن دگنی رات چوگنی کامیابی عطا فرمائے
حسین حیدر، سیالکوٹ

☆☆☆

آمین
تعریف کے لیے شکریہ

☆☆☆

ویب سائٹ کی بہتری پر بھی توجہ دیں کیوں کہ آج کل آن لائن رجحان زیادہ ہے
انصار قمر، ایڈریس نہیں لکھا

☆☆☆

ایڈریس ضرور لکھا کریں
نشاندہی کے لیے شکریہ
انشاءاللہ اس طرف بھی توجہ دیں گے۔

PRESENTING

HTML

Zia Masjid, New Shakrial
St # 3, Near Haji Liaquat House

الحمدُ لله، کہ شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب المدنی
(حفظهم الله ورعاهم، وتقبل مساعيهم، وجعل عقباهم خيرًا من أولاهم)
☆ فاضلِ وفاق المدارس العربیۃ پاکستان (امتیازی پوزیشن،) ☆ وفاضل اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ (بشرفِ امتیاز،)
☆ رکن اسلامی نظریاتی کونسل، آزاد جموں وکشمیر، ☆ سابق رکن اسلامک مشن سنٹر، متحدہ عرب امارات، دبی
کی دوسری بڑی وقیع اور جلیل القدر تفسیر زبدۃ البیان فی تفسیر القرآن "المعروف"
تفسیر المدنی
(الصغیر)
کا نیا ایڈیشن نئی آب وتاب اور عمدہ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ چھپ کر منظرِ عام پر آ گیا ہے،
جس میں ہر آیتِ کریمہ کا ترجمہ اس کے نیچے باقاعدہ آیت نمبر کے حوالے کے ساتھ دیا گیا ہے،
اور جو عمدہ وایمان افروز ترجمہ اور مختصر اور وقیع تفسیری حواشی پر مشتمل ہے، والحمدُ للہ جَلَّ وَعلا،
پس مدینہ منورہ کی نسبت، (مدنی،) مدینے والی ہستی (آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ) سے سچی پکی محبت وعقیدت، اور فہمِ قرآن کے عظیم الشان
اور جلیل القدر مقصد، تینوں باتوں کا تقاضا ہے کہ یہ تفسیر ہر مسلمان کے پاس، اور ہر مسلمان گھرانے کے اندر موجود ہو، تاکہ وہ گھر اور گھرانہ اس کی خیرات و
برکات سے مالا مال، اور اس کے انوار وتجلیات سے منور ومعمور ہو سکے، عمدہ ودیدہ زیب طباعت کے ساتھ تقریباً ایک ہزار صفحات پر مشتمل ایک ضخیم جلد
میں چھپنے والی اس عظیم الشان تفسیر کو اپنی حلال اور پاکیزہ کمائی سے خرید کر اس کو خود بھی پڑھیں، اور دوسرے نادار لوگوں کو خاص کر دینی مدارس کے طلبہ اور
اساتذہ ءِ کرام (جن کی تعداد لاکھوں میں ہے والحمدللہ) پر تقسیم کر کے خود اپنے لئے، اپنے والدین کریمین، اور دوسرے خویش واقارب کے لئے، ایصالِ ثواب کی
نیت سے تقسیم کر کے قیامت تک باقی رہنے والے صدقہ ءِ جاریہ کا اہتمام کریں، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور قبول فرمائے، امین ثم امین، یاربّ العالمین،
نوٹ نمبر 1: دینی مدارس کے طلباء واساتذہ ءِ کرام کے لئے خصوصی رعایت،
نوٹ نمبر 2: صدقہ ءِ جاریہ کے طور پر تقسیم کرنے والے حضرات کے لئے بھی خصوصی رعایت،
رابطہ نمبرز: 0333-5491331,0333-5256734,0333-5512250
خیر اندیش: مفتی محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ تحسین القرآن، اسلام آباد، یکے از خدام وتلامیذ حضرت شیخ التفسیر، حفظہم اللہ،

علوم وفنون کا حسین امتزاج ماہنامہ علم وسائنس

خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیں

ادارہ علم وسائنس ڈاٹ کام